نعت رحمۃ للعالمین

بہ زبانِ صحابہ و تابعین



تصنیف

ابوابراہیم محمد نصر اللہ

نعت رحمۃ للعالمین

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

بہ زبانِ صحابہ وتابعین

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

تصنیف

ابوابراہیم محمد نصر اللہ

نوری کتب خانہ لاہور
نزد جامع مسجد نوری بالمقابل ریلوے اسٹیشن
دربار مارکیٹ۔ گنج بخش روڈ

نام کتاب نعت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

مرتب ابوابراہیم محمد نصر اللہ

اشاعت بار اوّل

سن اشاعت محرم الحرام ۱۴۲۴ھ

بمطابق مارچ ۲۰۰۳ء

صفحات ۸۰

تعداد ایک ہزار

ناشر نوری کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

کلماتِ تحسین

از:۔ زینت السادات حضرت صاحبزادہ پیر سید محمد حسن شاہ گیلانی قادری نوری مدظلہ
سجادہ نشین درگاہ عالیہ قادریہ نوریہ معصومیہ چک سادہ شریف (گجرات)

میرے لیے یہ بات قلبی و روحانی مسرت کی باعث بنی کہ عزیز القدر مولانا ابوابراہیم محمد نصر اللہ حفظہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب ...... ''ایصال ثواب، قرآن و سنت کی روشنی میں۔'' کی اشاعت و مقبولیت کے بعد اسی جوش و جذبے سے تصنیف و تالیف کا کام جاری رکھا اور اب ان کی دوسری کتاب ''نعت رحمۃ للعالمین بہ زبان صحابہ و تابعین'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کتاب فاضل مولف کے جذبہ صادق کی آئینہ دار اور ان کے ذوقِ تسلیم پر کامل شہادت ہے۔

میں نے کتابوں میں آنکھ کھولی۔ کتابوں میں ہی پلا بڑھا اور ساری زندگی کتابوں کے ساتھ ہی اپنا رشتہ استوار رکھا سچ بات یہ ہے کہ کتاب مومن کی حقیقی دوست اور انسان کی سچی خیر خواہ ہے اللہ نے بھی کتاب کے ذریعے اپنے محبوب و مقبول بندوں کی راہنمائی فرمائی۔ حضور سید عالم ﷺ نے بھی کتاب اور افراد کی تیاری کے ذریعے سے نبوت و رسالت کا پیغام اللہ تعالیٰ کی مخلوق تک پہنچایا۔

اس دور زوال میں قلم اور کتاب سے ہمارا رشتہ کمزور ہوتا جا رہا ہے اس مادی اور مشینی دور میں کتاب کو غیر ضروری اور غیر اہم چیز قرار دینے کی کوششیں ہو رہی ہیں حالانکہ کتاب کی اہمیت سے انکار ممکن ہی نہیں۔ نوری کتب خانہ گذشتہ پون صدی سے جہالت کے اندھیروں میں کتاب کا چراغ جلا رہا ہے اور انشاء اللہ یہ چراغ روشن رہیں گے جن کی روشنی سارے معاشرے اور ماحول سے جہالت اور بدعقیدگی کو ختم کر دے گی۔

میں حضور ﷺ کی نعت مبارک کے حوالے سے ایسی خوبصورت کتاب تالیف کرنے پر عزیزم ابوابراہیم محمد نصر اللہ کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے قلم، علم اور عمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔

سید محمد حسن شاہ گیلانی قادری نوری

شرفِ انتساب

میں اس کتاب کو اپنے عاشق رسول والدین کریمین ,,حاجی عاشق حسین اور حاجن صابرہ بی بی،،
فیض یافتہ آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف کی طرف منسوب کرتا ہوں۔
جنہوں نے مجھے دس سال کی عمر میں دین کی تعلیم کے لئے وقف کر دیا تھا اور مجھ سے دنیا کا کوئی
کام نہ لیا۔ اور باوجود غربت کے میری ہر جائز خواہش کو پورا کیا یہاں تک کہ میں ان کی کوششوں سے
دین کی خدمت کے قابل ہو گیا۔

مقصودِ زندگی

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی میں اسی لئے مسلماں میں اسی لئے نمازی
ہے جو زندگانی باقی یہ ارادہ کر لیا ہے تیرے دشمنوں سے آقا میں مرونگا لڑتے لڑتے
یہی ہے آرزو کہ تعلیمِ قرآن وحدیث عام ہو جائے ہر ایک پرچم سے اونچا پرچمِ اسلام ہو جائے
کلام اللہ سے ہر مسلم کا دل پُر نور ہو جائے یہی ہے مقصد کہ دنیا سے جہالت دور ہو جائے

ہدیہ عقیدت

میں اپنے ساتذہ کرام اور والدین کے وسیلہ سے اس حقیری کاوش کو آقائے نامدار مدنی تاجدار، تاجدارِ عرب و عجم فخر آدم و بنی آدم، فخر الرسل ہادی کل، دانائے سبل ختم رسل مولائے کل حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس ہدیہ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں تاکہ حضور ﷺ اپنی غلامی کی سند عطا فرمادیں اور حضور ﷺ کے نعت خوانوں کی لسٹ میں ہمارا بھی نام آجائے۔ آمین

مزہ تب ہے کہ سرکار محشر میں کہہ دیں وہ دیکھو ہمارا غلام آگیا ہے

آپ اپنی غلامی کی دے دیں سند بس یہی عزت و مرتبہ چاہئے

جنت وچہ مزہ آوے سرکار جے فرماون لے آ و ظہوری نوں اک نعت سنا جائے

اساتذہ کرام

(۱) مخدومِ اہل سنت، آفتاب طریقت، ماہتابِ شریعت، مخزنِ علم و حکمت، پیکر علم وفا استاذی واستاذ العلماء والفضلا شیخ الحدیث والتفسیر **مفتی علامہ الحاج پیر حافظ محمد عالم نقشبندی** محدث سیالکوٹی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بانی و مہتمم جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ (پنجاب، پاکستان)

(۲) استاذ العلماء عاشق رسول عالم باعمل مجاہد اہل سنت مولانا **حافظ نذیر حسین** صاحب نقشبندی آف شکر گڑھ مدرس جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ خطیب جامع مسجد بلال جناح پارک سیالکوٹ

معاونین وناشرین

اس کتاب کی اشاعت میں مندرجہ ذیل حضرات نے حصہ لیا ہے اور ان کے لواحقین کے ایصال ثواب کے لئے یہ کتاب ان حضرات کی طرف سے مفت شائع کی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے۔ اس کتاب کو ان کے لئے صدقہ جاریہ بنادے اور انہیں روزِ قیامت حضور ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین

تمام قارئین وسامعین سے التماس ہے۔ کہ کتاب ہذا سے مستفید ہونے کے بعد مصنف اور معاونین وناشرین کے لئے ایمان پر خاتمہ اور مغفرت کی دعا کرنا نہ بھولیں اور یہی اس کتاب کا ہدیہ ہے۔

(۱) جناب الحاج صوفی ابومحمد ظفر اقبال نقشبندی ولد حاجی لعل خاں صاحب

(۲) جناب حاجی شفاق حسین ولد حاجی لعل خاں نقشبندی صاحب گجرات

(۳) جناب حاجی مظہر اقبال ولد عبدالرزاق قادری گجرات

(۴) جناب حاجی منیر احمد رشید قادری ولد محمد رشید قادری گجرات

(۵) جناب حاجی محمد ریاض ولد احمد خاں غازی کھوکھر گجرات

(۶) جناب حاجی ندیم ارشد قادری ملوکھوکھر گجرات

(۷) جناب حاجی قاضی محمد توقیر حسین صاحب قادری چکوال

(۸) جناب حاجی محمد جمیل ولد حاجی لعل دین لاہور

(۹) جناب حاجی میاں لیاقت علی تارڑ نقشبندی گوجرانوالہ

(۱۰) جناب حاجی عمر دراز احمد کھوکھر نقشبندی فیصل آباد

(۱۱) ارشد محمود ڈار ولد محمد اسلم ڈار (مرحومین) محلہ غازی پورہ گجرات

حسب فرمائش

جناب الحاج صوفی ابو محمد ظفر اقبال نقشبندی ولد حاجی لعل خاں صاحب
ملو کھوکھر بابے دا ڈیرہ گجرات پاکستان

فیض یافتہ: از پیر طریقت رہبرِ شریعت پیر طاہر بادشاہ آستانہ عالیہ چورہ شریف

میزانِ حروف

واقعی یہ درست ہے کہ شعر گوئی کی تاریخ تقریباً تاریخ انسانی جتنی ہی قدیم ہے لیکن نعت گوئی کی تاریخ بھی بہت پرانی ہے۔ عام طور پر شاعری، قلبی و ذہنی اور طبعی میلان کا ثمر ہوتی ہے اگر چہ اس کے مقبول یا مردود ہونے کے بارے میں مختلف اقوال ملتے ہیں اور ان کے ساتھ ہی ساتھ مختلف تاویلات وتشریحات بھی، لیکن نعت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم وہ عظیم صنفِ سخن ہے کہ جو ہر صاحبِ ایمان کے نزدیک محبوب اور محمود ہے نعت ہمیشہ سے عقیدتوں اور محبتوں کی ملکہ رہی ہے اور حبِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ کا ذریعہ خیال کی جاتی رہی ہے عہد صحابہ میں باقاعدہ طور پر نعت کی محفلیں سجا کرتی تھیں جن میں شاتمانِ رسول اور دشمنانِ اسلام کی ہرزہ سرائیوں کے جواب دیئے جاتے تھے گویا حدیث مبارکہ ہے۔

"...... ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں حسان بن ثابت (رضی اللہ عنہ) کے لیے منبر رکھواتے تا کہ وہ اس منبر پر کھڑے ہو کر رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی تعریف میں فخر یہ اشعار (نعت شریف) پڑھیں یا یوں بیان کیا کہ تا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کے الزامات کا جواب دیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسان (رضی اللہ عنہ) کے لیے فرماتے، اللہ تعالیٰ روح القدس (حضرت جبرئیل امین علیہ السلام) کے ذریعے سے حسان کی مدد فرمائے۔ جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کے الزامات کا جواب دیتے رہیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں فخر یہ اشعار پڑھتے رہیں (ابوداؤد شریف، جلد۲، صفحہ ۳۳۶)

اسی طرح مرقوم ہے جب حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوی ﷺ میں اپنے ہمزیہ قصیدہ کا یہ شعر پیش کیا۔

هجوت محمداً فاحببت عنه   وعند الله فی ذالک الجزاء

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا۔

جزاؤک علیٰ الله الجنة یا حسان

اسی طرح جب انھوں نے یہ شعر پڑھا۔

فَاِنَّ اِلی وَوَالِدہ، و عرضی
لِعرض محمد مِنکُم وقاءٓ

توحضور رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان حق ترجمان سے یہ کلمات طیبات صادر ہوئے۔

وقاک اللہ یا حَسّانُ حرَّ النّارِ (دیوان حسان شرح البرقوتی، صفحہ ۸، ۹)

بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں گلہائے عقیدت پیش کرنے اور نعت گوئی کے ساتھ ساتھ نعت خوانی کی سعادت بہت سارے صحابہ کرام کو حاصل رہی ہے حضرات خلفائے راشدین کی نعتیں آج بھی ملتی ہیں۔ حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا، حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت حمزہ، حضرت عباس، حضرت ابو طالب، حضرت کعب بن زہیر، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے علاوہ ایسے صحابہ جن کا تعلق قوم جنات سے تھا کی لکھی ہوئی نعتیں ہمارے دینی لٹریچر کے علاوہ عربی ادب کا نہایت اہم حصہ ہیں اس سلسلہ کی تفصیلات کے لیے راقم کی کتاب ''محبت کی سوغات'' دیکھی جاسکتی ہے۔

نعت گوئی اور نعت خوانی کا سلسلہ گذشتہ چودہ صدیوں سے پورے تسلسل کے ساتھ جاری و ساری ہے اور اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ یہ سلسلۂ نور سعادت دارین کا باعث وذریعہ ہے لیکن آج کل نعت خوانی کی محافل باقاعدہ طور پر ''انڈسٹری'' کی شکل اختیار کر گئی ہیں اور کمرشل بنیادوں پر محافل نعت برپا کرنے کا رواج عام ہو گیا ہے جبکہ ایسے حالات میں ''کرائے'' کے نعت خوانوں سے نعت خوانی کرانا حرام ہے۔ بدقسمتی سے آج کل بعض اچھے خاصے نوجوان صنفِ مخنث کا روپ دھار کر محافل نعت کی زینت بنتے ہیں اپنی اداکاری اور گلے کے زور پر ہزاروں نہیں لاکھوں روپے بٹور کر چلتے بنتے ہیں رائج الوقت محافل نعت میں نہ فکر آخرت، نہ اصلاح عقیدہ واعمال اور نہ ہی اخلاقیات کی تعلیم کا اہتمام ہوتا ہے بلکہ اب تو یہ محافل ان اعلیٰ اقدار کے خاتمے کا باعث بن رہی ہیں جس سے ان پرنور محافل کا تقدس بری طرح پامال ہوتا ہے اور ان کے منعقد کرنے کے نتائج ایک فی صد سے بھی بہت کم مرتب ہوتے ہیں۔ اب اس صورت حال کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ محافل نعت کا سلسلہ بند کر دیا جائے بلکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس روحانی مرض کا علاج کیا جائے۔

محافل نعت کے بانیان، نعت خوان حضرات اور نعت کے شائقین سے نہایت خلوص کے ساتھ التماس ہے کہ وہ چند امور پر اپنی توجہ مبذول کریں۔

(۱) محافل نعت باقاعدہ طور پر کسی اچھے قاری صاحب کی تلاوت کلام مجید سے شروع کی جائیں۔ اور کچھ نعت خوانوں کو حمد باری تعالیٰ پڑھنے کا بھی پابند بنایا جائے۔

(۲) محافل نعت میں مسلمہ اور اہل علم نعت گو شعراء کا کلام سنا جائے جیسے حضرت سلطان باہو، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری، حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی، رومیٔ کشمیر حضرت میاں محمد بخش قادری، حضرت پیر سید محمد معصوم شاہ گیلانی قادری نوری، حضرت قبلہ سید نیک عالم شاہ نقشبندی، حضرت ملاں جامی، حضرت مولانا روم، مولانا حسن رضا خاں بریلوی، عہد حاضر کے شعراء میں پروفیسر حفیظ تائب، سید نصیر الدین گیلانی احمد ندیم قاسمی وغیرہ جیسے شعراء

کا کلام پڑھا جائے اور اپنی مرضی سے ''بیکڑ'' جوڑنے والے جاہل اور ہٹ دھرم شعراء کے کلام سے قوم کو بچایا جائے۔

(۳) محافل نعت کا دورانیہ ساری رات کے بجائے بعد نماز مغرب شروع کر کے رات گیارہ ساڑھے گیارہ بجے تک محدود کیا جائے اور اس میں بھی نمازوں کا باجماعت اہتمام ہو نیز شرکاء محفل کو نماز فجر کی باجماعت ادائیگی کی ترغیب دی جائے۔

(۴) محفل نعت میں کم از کم ایک مستند عالم دین کا گھنٹہ بھر خطاب ضرور کروایا جائے قوم کو روایتی مقررین اور پیشہ ور واعظین کے حوالے نہ کیا جائے۔

(۵) نعت خوان متشرع ہوں۔ اور آداب نعت کو ملحوظ خاطر رکھ کر صحیح تلفظ کی ادائیگی کے ساتھ معیاری نعتیہ کلام پیش کریں۔

(۶) حریص، لالچی اور بھکاری قسم کے کمرشل نعت خوانوں سے محفل مبارکہ کو آلودہ نہ کیا جائے۔

(۷) خوشامدی نقیب محفل اپنے لیے چند روپے کھرے کرنے کے لیے بعض سمگلر، منشیات فروش، راشی اور بدقماش لوگوں کو حاجی صاحب، عاشق رسول، صوفی صاحب حضرت صاحب اور پیر صاحب جیسے بھاری بھر کم القابات سے نوازتے ہیں جن سے معاشرے میں ان لوگوں کے لیے احترام کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جبکہ شرعاً ایسے لوگوں کا احترام، حرام ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ فاسق کی مدح پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ اس لیے سٹیج سیکرٹری کی ذمہ داری کسی چرب زبان شخص کے بجائے سنجیدہ فکر شخصیت کو سونپی جائے۔

(۸) محافل نعت پر خرچ ہونے والے لاکھوں روپے کا ایک مصرف یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مدارس دینیہ قائم کیے جائیں جن میں درس نظامی اور علوم عصریہ کا امتزاج قائم ہو اور صبح وشام روزانہ ایک ایک نعت شریف کا باقاعدہ اہتمام کیا جائے۔ تاکہ ایک طرف تو سارا سال نعت خوانی جاری رہے اور دوسری طرف دین کے حقیقی خدام تیار ہوں۔

(۹) مٹھائی والے تبرک کے علاوہ دینی لٹریچر بھی عوام وخواص میں مفت تقسیم کیا جائے جو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی حقیقی خدمت ہے۔

(۱۰) محافل نعت میں دنیاوی شہرت کی حامل شخصیات سے صدارت کرانے اور بطور مہمان خصوصی بلانے کے بجائے اہل علم اور صاحبان تقویٰ حضرات کو مدعو کیا جائے۔

(۱۱) تلاوت کلام مجید، حمد باری تعالیٰ اور نعت رسول کریم ﷺ کے دوران کسی بھی آنے والے مہمان کے لیے استقبالیہ نعروں اور کھڑے ہونے سے اجتناب کیا جائے کیونکہ محفل نعت کے آداب وہی ہیں جو بارگاہ نبوی

ﷺ میں حاضری کے آداب ہیں۔ شرکاء کرام محفل مبارکہ میں باادب طریقے سے بیٹھیں نیز اوچھے طریقے سے نوٹ بر سانے اور اپنی اس ''اداکاری'' کی ویڈیو فلمیں وغیرہ بنوانے سے اجتناب کریں۔

چونکہ محافل نعت کا اصل مقصد جذبہ حب رسول ﷺ اور اطاعت نبوی ﷺ کی لگن پیدا کرنا ہے اس لیے ان امور پر خاص توجہ مرتکز رکھنا ازبس ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''...... (اے محبوب) تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان اور تمہاری یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو۔ یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے۔ اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا......'' ...... (التوبہ:۲۴۔ ترجمہ کنز الایمان)

اس ارشاد باری پر عمل اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہم دوہرے معیار کو چھوڑ کر خالصتاً قرآن وحدیث کی تعلیمات پر عمل کریں گے۔

زیر نظر کتاب ....''نعت رحمۃ للعالمین بہ زبان صحابہ وتابعین............'' ......درد دل کے مالک، نیک جذبوں کے حامل، قوم کی اصلاح سے سرشار مبلغ و مصلح کرم فرما محترم ابوابراہیم **محمد نصر اللہ** نصرہ اللہ تعالیٰ و نصرہ کی سعی جمیل ہے جو ان کے جذبہ حب رسول اللہ ﷺ پر ایک سچی گواہی ہے خدا ان کی اس کاوش کو ان کے لیے دارین کی سعادتوں کا باعث بنائے۔

قبل ازاں ان کے قلم سے ''ایصال ثواب، قرآن وسنت کی روشنی میں'' کے نام سے بھی ایک کتاب منصۂ شہود پر آ چکی ہے جسے نوری کتب خانہ لاہور ہی نے شائع کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ محترم پیر سید محمد عثمان نوری اور عزیز القدر صاحبزادہ سید محمد فیصل عثمان نوری کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ وہ مسلکِ محبتِ رسول کریم ﷺ کا روح پرور اور ایمان افروز لٹریچر قوم کو فراہم کر رہے ہیں۔

غبارِ راہِ حجاز

محمد محبوب الرسول قادری

ایڈیٹر، ماہنامہ ''سوئے حجاز'' لاہور

ایچی سن ہاؤسنگ سوسائٹی۔ ٹھوکر نیاز بیگ لاہور

فون: 0300-9429027-042-5300353-6

۲۶ جون ۲۰۰۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

مفسر قرآن، علامۃ الدہر شیخ الحدیث محمد فیض احمد اویسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

امابعد:

فقیر کو ابوابراہیم محمد نصر اللہ صاحب نے اپنی تصنیف ,,نعت رحمۃ للعالمین بہ زبان صحابہ وتابعین،، مطالعہ کے لئے عنایت فرما کر ارشاد فرمایا کہ اس پر کچھ لکھنا بھی ہے۔

فقیر نے اس موضوع پر تین تصانیف لکھی ہیں۔ (۱) نعت خوانی کا ثبوت (۲) نعت خوانی عبادت ہے (۳) نعت خوانی پر انعام نبوی،، اس کے علاوہ اور بھی درجنوں رسائل فقیر نے تحریر کئے ہیں جو اکثر مطبوعہ ہیں۔ اس موضوع کا انکار کون کرسکتا ہے جب خود قرآن مجید مداح حبیب ﷺ ہے۔ خطہ ہند میں بارھویں صدی میں ایک عالم دین نے ہر آیت سے مدح حبیبِ کریم ﷺ ثابت فرمائی۔

حضرت علامہ موصوف الصدر نے سعی کر کے صحابہ کرام وتابعین رضی اللہ عنہم کی نعتیں ودیگر دلائل ساطعہ سے اپنی تصنیف کو مزین فرمایا ہے۔ دعا ہے مولیٰ عزوجل بطفیل حبیبِ اکرم ﷺ موصوف کی محنت قبول فرمائے آمین بجاہ طٰہٰ ویٰس صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ بہاول پور - پاکستان

۱۷ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ شب ہفتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

آقا کی ثنا خوانی

میلاد النبی حضور ﷺ پر صلاۃ وسلام اور آپ کی نعتیں پڑھنے اور آپ کا ذکرِ ولادت وسیرت وصورت لوگوں کے سامنے بیان کرنے کا نام ہے۔

حضور ﷺ نے خود صحابہ کے سامنے منبر پر کھڑے ہو کر اپنا میلاد بیان فرمایا اور صحابہ کرام کو اپنی نعتیں پڑھنے کا حکم دیا اسی کا نام میلاد ہے ہم روزانہ، ہر ہفتہ اور ہر مہینہ عموماً اور سال کے بعد خصوصاً محفل میلاد منعقد کر کے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کی سنت پر عمل کرتے ہیں ۔

آقا کی ثنا خوانی دراصل عبادت ہے ﷺ

ہم نعت کی صورت میں قرآن سناتے ہیں

علامہ شیخ علی قاری صاحبِ مرقات نے محفلِ میلاد کے جواز پر (۲۰) بیس دلائل بیان کئے ہیں جو لائق مطالعہ ہیں۔

آپ فرماتے ہیں: پہلی بات یہ ہے کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ میلاد النبی ﷺ کی محفل کرنا جائز ہے اور آپ ﷺ کی سیرت اور آپ ﷺ کی نعت سننے کے لئے اس محفل میں شریک ہونا جائز ہے۔

دوسری بات ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ کسی خاص اور معین رات میں محفل میلاد منعقد کرنا سنت ہے اور جو شخص کسی خاص اور معین رات میں محفل میلاد کی سُنیت کا معتقد ہو وہ بدعتی ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ذکر اور آپ ﷺ کے ساتھ تعلق ہر وقت مطلوب ہے، ہاں جس ماہ میں آپ ﷺ کی ولادت ہوئی اس مہینہ کی قوی ترجیح ہے۔

آٹھویں دلیل یہ ہے کہ جو شعراء صحابہ آپ ﷺ کی مدح کرتے تھے اور نعتیہ اشعار پڑھتے تھے آپ ان سے خوش ہوتے اور اُن کو انعامات سے نوازتے تو جب محفل میلاد میں آپ کے شمائل اور فضائل کا بیان ہوگا اور نعت خوانی ہوگی تو آپ ﷺ اس سے خوش ہونگے اور آپ ﷺ کی خوشی شرعاً مطلوب ہے۔

المورد الروی فی مولد النبی ﷺ مطبوعہ مدینہ منورہ۔ شرح مسلم سعیدی ۳/۱۸۴-۱۸۶

تقریباً یہی بیس دلائل محدث کبیر عالم جلیل الشیخ السید علامہ محمد بن علوی مالکی خادم العلم الشریف ببلد اللہ الحرم نے (حول الاحتفال بذکری المولد النبوی الشریف) میں ذکر کئے ہیں ص (۲۲-۳۵)

میں میلاد النبی ﷺ کے جواز پر صرف وہ احادیثیں جمع کرنا چاہتا ہوں جس میں صحابہ کرام نے حضور ﷺ کے سامنے یا بعد از وصال نعت خوانی کی تا کہ کوئی اس وہم میں نہ رہے کہ یہ نعت خوانی آج شروع ہوئی ہے لہذا یہ بدعت ہے۔

میں بتانا چاہتا ہوں کہ اصل نعت خوانی حضور ﷺ اور صحابہ کرام کی سنت ہے اور دورِ صحابہ کے بعد سے آج تک جتنی نعتیں لکھیں یا پڑھی جارہی ہیں سب صحابہ کرام کی نعت خوانی کے ترجمے ہیں اور نعت خوانی کا نام ہی میلاد ہے اور عشق و محبت کی نظر سے دیکھا جائے تو سارا قرآن و حدیث حضور ﷺ کی نعت شریف ہے جب رب تعالیٰ خالق و مالک ہوکر قرآن میں اپنے محبوب ﷺ کی تعریفیں کرتا ہے نعتیں پڑھتا ہے اور درود پڑھتا ہے تو ہم غلام ہوکر رب کی سنت پر عمل کیوں نہ کریں۔

اے رضا خود صاحبِ قرآں ہے مداحِ حضور
پھر تجھ سے کب ممکن ہے مدحت رسول اللہ کی ﷺ

میں اُن لوگوں کو دعوتِ غور و فکر دینا چاہتا ہوں جو کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب قرآن و حدیث اور عمل صحابہ ہے تو وہ ان حدیثوں پر عمل کریں تا کہ قول و عمل میں مطابقت پیدا ہو جائے اور اتحادِ امت کی فضا ہموار ہو۔

تاہم نعتوں سے قبل میلاد کے متعلق چند حدیثیں ملاحظہ ہوں۔

میلاد صاحبِ میلاد کی زبان سے

عَنِ الْعَبَّاسِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ جَاءَ اِلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم

وَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئاً فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: مَنْ أَنَا ؟ فَقَالُوْا: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ، قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتاً فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتاً فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْساً وَخَيْرُهُمْ بَيْتاً.

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا شاید حضور ﷺ تک خبر پہنچی تھی کہ بعض لوگ ہمارے نسب پاک میں طعن کرتے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے منبر پر قیام فرما کر پوچھا بتاؤ میں کون ہوں؟ سب نے کہا آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ پر اللہ کا سلام ہو فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں- اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو ہم کو بہتر مخلوق میں سے کیا- پھر ان کے دو حصے کئے (عرب و عجم) تو ہم کو ان سے بہتر یعنی عرب میں سے کیا- پھر عرب کے چند قبیلے بنائے ہم کو ان کے بہتر یعنی قریش میں سے کیا- پھر قریش کے چند خاندان بنائے ہم کو انکے سب سے بہتر خاندان یعنی بنی ہاشم میں سے کیا- تو میں اُن سب میں ذات کے لحاظ سے بہتر ہوں اور خاندان کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں۔

ترمذی حدیث: ۳۶۰۸ ،مشکوۃ حدیث: ۵۷۵۷ کتاب الفضائل

میلاد شریف ذکرِ پیدائش کا نام ہے اور حضور ﷺ نے اپنا میلاد شریف منبر پر تشریف فرما ہو کر صحابہ کرام کے مجمع میں بیان کیا- معلوم ہوا کہ مخلوق میں سے جس نے سب سے پہلے محفل میلاد منعقد کی وہ خود صاحبِ میلاد ہیں- دوسری بات یہ معلوم ہوئی حضور ﷺ ساری مخلوق سے افضل ہیں اسی لئے اعلیٰ حضرت کہتے ہیں۔

خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

نویدِ مسیحا

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضى الله عنه قَالَ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ:

إِنِّي عِنْدَ اللهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ وَسَأُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيْلِ ذٰلِكَ دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيْمَ وَبَشَارَةُ عِيْسٰى قَوْمَهُ وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِيْ رَأَتْ أَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا نُوْرٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُوْرُ الشَّامِ.

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں اللہ کے نزدیک ام الکتاب میں خاتم النبین (لکھا ہوا) تھا اور اس وقت حضرت آدم علیہ السلام اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے اور میں تم کو اس کی تاویل بتاتا ہوں، میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وہ بشارت ہوں جو انہوں نے اپنی قوم کو سنائی تھی اور میں اپنی والدہ ماجدہ کا وہ نظارہ ہوں جو انہوں نے میری پیدائش کے وقت دیکھا تھا، ان سے ایک ایسا نور نکلا تھا جس سے اُن کے لئے شام کے محلات روشن ہو گئے تھے۔

احمد حدیث (۱۲۷۱۶) مشکوۃ حدیث: ۵۷۵۹ کتاب الفضائل باب فضائل سید المرسلین

دیکھو صحابہ کرام کے مجمع میں حضور ﷺ نے اپنا نسب نامہ اپنی نعت شریف، اپنی ولادت کا واقعہ بیان فرمادیا یہ ہی میلاد شریف میں ہوتا ہے۔

سب سے پہلی محفلِ میلاد منعقد کرنے والے

محدث کبیر علامہ سید علوی مالکی حفظہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

إن أول المحتفلين بالمولد هو صاحب المولد وهو النبي ﷺ كما

جاء فی الحدیث الصیح الذی رواہ مسلم

سب سے پہلی محفلِ میلاد منعقد کرنے والے خود صاحب میلاد نبی کریم ﷺ ہیں جیسا صحیح مسلم کی حدیث میں آیا ہے۔

عَنْ أبی قتادۃَ رضی اللہ عنہ

أنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ قَالَ: ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُّ فِيْهِ وَيَوْمٌ بُعِثْتُ أوْ اُنْزِلَ عَلَیَّ فِيْهِ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پیر کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس دن میری پیدائش ہوئی ، اس دن مجھے مبعوث کیا گیا یا اس دن مجھ پر قرآن نازل ہوا۔

(مسلم حدیث ۱۱۶۲ کتاب الصیام، مشکوۃ حدیث: ۲۰۴۵ کتاب الصیام باب صیام التطوع)

فهذا أصح وأصرح نص فی مشروعية الاحتفال بالمولد النوی الشريف .

ولا يلتفت لقول من قال : إن أول من احتفل به الفاطميون لأن هذا إما جهل أو تعامی عن الحق .

یہ حدیث شریف محفل میلاد کے جواز پر سب سے زیادہ صحیح اور صریح دلیل ہے۔

اُن لوگوں کی طرف التفات نہ کیا جائے جو کہتے ہیں کہ سب سے پہلے فاطمیوں نے محفل میلاد منعقد کی اس لئے کہ یہ یا تو جہالت ہے یا یا جان بوجھ کر حق سے اندھا پن ہے۔

(حول الاحتفال السید علوی مالکی ص:۱۵)

دوسری جگہ یہی حدیث بیان کر کے لکھتے ہیں:

نبی کریم ﷺ اس دن کی تعظیم کرتے تھے اور اس دن سب سے بڑی نعمت عطا ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے تھے اور یہی محفل میلاد کی روح ہے اگر چہ صورت مختلف ہے لیکن اصل معنیٰ موجود ہے (یعنی

اس دن کی تعظیم اور رب کی نعمت کا شکر ادا کرنا) یہ برابر ہے چاہے روزہ کے ساتھ اس دن کی تعظیم کی جائے یا کھانا کھلانے، ذکر وفکر، درود شریف اور آپ کے فضائل وکمالات کی محفلیں منعقد کر کے اس دن کی تعظیم کی جائے۔

(حول الاحتفال السید علوی مالکی ص: ۲۴)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم میلاد کی خوشی کی اور اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے روزہ رکھا یوم میلاد کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر روزے سے بھی ادا ہوتا ہے اور صدقہ خیرات سے بھی جب حضور ﷺ خود خوشی منا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے ہے تو ہم خوشی منا کر رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر کیوں نہ ادا کریں کہ اُس نے ہمیں اپنا محبوب اور تمام نبیوں کا سردار عطا فرمایا اور ہمیں تمام امتوں سے بہتر امت بنایا حضور ﷺ نے یہ عمل کر کے امت کو بتا دیا کہ میری ولادت کی خوشی مہینہ یا سال بعد نہیں بلکہ اگر ہو سکے تو ہر ہفتہ میرے میلاد کی خوشی اور تعظیم کرنا۔ حضور ﷺ سے سن کر صحابہ کرام نے بھی روزہ رکھنا شروع کر دیا تھا اور حضور ﷺ کے وصال کے بعد بھی صحابہ کرام نے اس طریقہ کو جاری رکھا اور اسی کا نام میلاد ہے اور اب جو بھی پیر کے دن روزہ رکھے گویا وہ حضور ﷺ کے میلاد کی خوشی کر رہا ہے اگر میلاد منانا بدعت ہے تو پیر روزہ کیوں رکھتے ہو؟

حضور ﷺ نے خوشی کا وہ طریقہ اختیار فرمایا ہے جس کو ہر امیر وغریب اپنا کر ثواب حاصل کر سکتا ہے۔

وہ محفل نامکمل ہے جس میں نعت رسول یا ذکرِ رسول ﷺ نہ ہو

عَنِ ابْنِ عباسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ:

جَلَسَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْتَظِرُوْنَهُ قَالَ: فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَجَباً إِنَّ اللهَ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيْلًا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَالَ آخَرُ مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسٰى كَلَّمَهُ تَكْلِيْماً وَقَالَ

آخرُ فعیسٰی کلِمةُ اللهِ ورُوْحُهُ وقالَ آخرُ آدمُ اصْطَفَاهُ اللهُ فخرجَ عَلَيهِمْ فسلَّمَ وقالَ: قدْ سمِعْتُ كلَامَكُمْ وعجبَكُمْ. إنَّ إبراهيمَ خليْلُ اللهِ وهُوَ كذلِكَ، وموسٰى نجِيُّ اللهِ وهُوَ كذلِكَ، وعيسٰى رُوْحُ اللهِ وَكلِمتُهُ وهُوَ كذلِكَ، وآدمُ اصْطَفَاهُ اللهُ وهُوَ كذلِكَ، ألَا وأنا حبِيْبُ اللهِ ولا فخرَ أنا سيِّدُ ولَدِ آدمَ يومَ الْقِيامةِ ولا فخْرَ، وبيدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ ولا فخرَ، وما مِنْ نبِيٍّ يومَئِذٍ - آدمُ فمَنْ سواهُ - إلَّا تحتَ لِوَائِي، وأنا أوَّلُ شافِعٍ وأوَّلُ مُشفَّعٍ يومَ الْقِيامةِ ولا فخْرَ، وأنا أوَّلُ مَنْ يُّحرِّكُ حِلَقَ الْجنَّةِ فيفتَحُ اللهُ لِيْ فيُدْخِلُنِيْها ومعِيْ فُقَرَاءُ الْمُؤمِنِيْنَ ولا فخرَ، وأنا أكْرَمُ الْأوَّلِيْنَ والْآخِرِيْنَ ولا فخْرَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں چند صحابہ کرام نبی اکرم ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے - اتنے میں آپ تشریف لائے جب قریب پہنچے تو انہیں کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا ان میں سے بعض نے کہا تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ بنایا دوسرے نے کہا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے سے زیادہ تعجب خیز نہیں - ایک نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور روح ہیں کسی نے کہا حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ کیا حضور ﷺ اُن کے پاس تشریف لائے سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا تعجب کرنا سنا یقیناً حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں - حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں وہ واقعی ایسے ہی ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ وکلمۃ اللہ ہیں وہ بھی یقیناً ایسے ہی ہیں مگر خیال رکھو میں اللہ کا محبوب ہوں فخریہ نہیں کہتا اور میں ہی قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں فخریہ نہیں کہتا اُس دن کوئی نبی حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے سوا ایسا نہ ہوگا جو میرے جھنڈے کے نیچے نہ ہو قیامت کے دن پہلا شفیع بھی میں ہی ہوں اور

سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی فخر یہ نہیں کہتا، میں ہی سب سے پہلے جنت کی زنجیر ہلاؤنگا تب اللہ اُسے میرے لئے کھول دے گا پھر اُس میں مجھے داخل کرے گا اور میرے ساتھ فقراء مسلمان ہونگے فخر یہ نہیں کہتا، میں اگلے پچھلوں میں سب سے زیادہ معزز و مکرم ہوں فخر یہ نہیں کہتا (بلکہ تحدیثِ نعمت کے طور پر کہتا ہوں)۔

ترمذی حدیث: ۳۶۱۶ مشکوۃ حدیث: ۵۷۶۲ کتاب الفضائل

یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر سرورِ انبیاء تیری کیا بات ہے
رحمتِ دوجہاں اک تیری ذات ہے اے حبیبِ خدا تیری کیا بات ہے

حضور ﷺ نے اللہ تعالٰی کے فرمان ﴿وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ اپنے رب کی نعمتوں کو بیان کرو۔ (سورہ الضحیٰ) پر عمل کر کے اپنے غلاموں کے لئے میلاد منانا سنت بنادیا مجمع بھی صحابہ کرام کا ہے اور میلاد والے نبی کریم ﷺ اپنے فضائل اور اپنی نعت خود بیان کررہے ہیں تا کہ میری یاد میں جلسہ کرنے یا نعت پڑھنے پر کوئی اعتراض نہ کر سکے اس سے بڑھ کر محفل میلاد کا ثبوت اور کیا چاہئے۔

حبیبِ حق ہیں خدا کی نعمت ﴿وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾
خدا کے فرمان پر عمل ہے جو بزمِ مولد سجا رہے ہیں

نبی کریم ﷺ نے یہ فرما کر کہ قیامت کے دن پہلا شفیع بھی میں ہی ہوں یہ بتادیا کہ جب تمہیں مشکل پیش آئے گی جہاں انبیاء کرام بھی نفسی نفسی پکارتے ہوں گے تو میں تمہارے لئے مشکل کشا بن جاؤنگا

حضرت آمنہ کے دلارے نبی غمزدہ اُمتوں کے سہارے نبی
روزِ محشر کہے گی یہ خلقِ خدا سب کے مشکل کشا تیری بات ہے

میلاد اور صحابہ کرام

میلاد شریف میں نعتیں پڑھی جاتی ہیں صحابہ کرام حضور ﷺ کی نعتیں پڑھتے تھے اور ایک دوسرے سے نعت کی فرمائش کرتے تھے ہم اگر سنتِ صحابہ پر عمل کریں تو اس میں کیا برائی ہے کیا اللہ کے محبوب کا

ذکر کرنا جرم ہے؟ کیا ذکرِ محبوب کے لئے دلیل کی ضرورت ہے؟

عَنْ عائشۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : قال رسول اللہ ﷺ :مَنْ أحبَّ شَیْئًا أکْثَرَ مِنْ ذِکْرِہٖ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوکسی سے محبت کرتا ہے وہ اُس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔ (جامع صغیر حدیث:۸۲۶۲)

علامہ اسماعیل حقی صاحب تفسیر روح البیان

سورۃ الفتح کی آخری آیت محمد رسول اللہ ﷺ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:-

وَمِنْ تَعْظِیْمِہٖ عَمَلُ الْمَوْلِدِ اِذَا لَمْ یَکُنْ فِیْہِ مُنْکَرٌ قَالَ الامامُ السیوطی قُدِّسَ سِرُّہٗ یُسْتَحَبُّ لَنَا اِظْھَارُ الشُّکْرِ لِمَوْلِدِہٖ ﷺ)

اور میلاد شریف کرنا رسول اللہ ﷺ کی تعظیم سے ہے جب کہ وہ بُری باتوں سے خالی ہو امام سیوطی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت پر اظہارِ شکر مستحب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نعت سننے کی فرمائش کی

عَنْ ابن عباس رضی اللہ عنہما أنَّہٗ سَأَلَ کَعْبَ الأحْبَارَ کَیْفَ تَجِدُ نعت رَسُوْلِ اللہِ ﷺ فِی التَّوْرَاۃِ فقَالَ کَعْبٌ: نَجِدُہٗ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللہِ یُوْلَدُ بِمَکَّۃَ وَیُھَاجِرُ اِلٰی طَابَۃَ وَیَکُوْنُ مُلْکُہٗ بِالشَّامِ وَلَیْسَ بِفَحَّاشٍ وَلَاصَخَّابٍ فِی الأسْوَاقِ وَلَا یُکَافِئُ بِالسَّیِّۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَعْفُو وَیَغْفِرُ أُمَّتُہُ الْحَمَّادُوْنَ یَحْمَدُوْنَ اللہَ فِیْ کُلِّ سَرَّاءَ وَضَرَّاءَ وَیُکَبِّرُوْنَ اللہَ عَلٰی کُلِّ نَجْدٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت کعب احبار سے پوچھا تم تورات حضور ﷺ کی نعت کس طرح پاتے ہو حضرت کعب احبار نے جواب دیا ہم تورات میں حضور ﷺ کی نعت اس طرح پاتے ہیں محمد ﷺ مکہ میں پیدا ہوں گے مدینے کی جانب ہجرت کریں گے آپ کی مملکت شام میں ہوگی آپ یاوہ گو اور بازاروں میں چیخنے والے نہیں ہونگے آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیں گے لیکن معاف کریں اور بخش دیں گے آپ کی امت خدا کی بہت حمد کرنے والی ہوگی وہ ہر خوشی اور غمی کے موقع پر اللہ کی حمد کرے گی اور ہر بلندی پر اللہ کی تکبیر کہے گی۔ (داری حدیث ۸ کتاب المقدمہ، خصائص کبری ص ۲۰ باب ذکرہ فی التوارۃ والانجیل)

حضرت عطاء بن یسار نے نعت کی فرمائش کی

عَنْ عطاء بن يسار قَالَ: لَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رضى الله عنهما : قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي التَّوْرَاة قَالَ: أَجَلْ وَاللهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوْفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ ((يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيْرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّيْنَ أَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ وَلَا صَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَافِئُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللهُ حَتَّى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُوْلُوْا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوْبًا غُلْفًا.

حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا مجھے رسول اللہ ﷺ کی وہ صفات سناؤ جو تورات میں مذکور ہیں انہوں نے کہا ہاں اللہ کی قسم تورات میں بھی حضور ﷺ کی بعض وہ صفات بیان ہوئی ہیں جو قرآن میں موجود ہیں یعنی اے نبی (غیب کی خبریں بتانے والے) بیشک ہم نے تمہیں گواہ اور بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا بے پڑھوں کی حفاظت کرنے والا جائے پناہ بنا کر بھیجا ہے تم میرے بندے اور رسول ہو میں نے تمہارا نام متوکل رکھا

ہے نہ سخت دل نہ سخت زباں نہ بازاروں میں شور کرنے والے برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیں گے لیکن معاف کریں اور بخش دیں گے اللہ انہیں وفات نہ دے گا یہاں تک کہ اُن کے ذریعے ٹیڑی ملت کو سیدھا کردے گا اس طرح کہ لوگ کہیں گے لا الہ الا اللہ اور اُس کے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور قفل لگے ہوئے دلوں کو کھول دے گا۔

بخاری حدیث ۲۱۲۵ کتاب المبیوع ،مشکوۃ ۵۷۵۲ کتاب الفضائل

محفل میلاد اقوال خلفاء راشدین کی روشنی میں

قَالَ أبوبكر الصديق رضى الله عنه:

مَنْ أَنْفَقَ دِرْهَمًا عَلَى قِرَاءَةِ مَوْلِدِ النَّبِىِّ ﷺ كَانَ رَفِيْقِى فِى الْجَنَّةِ.

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ نے فرمایا:

جس نے حضور ﷺ کے میلاد شریف پر ایک درہم بھی خرچ کیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

قَالَ عمر بن الخطاب رضى الله عنه:

مَنْ عَظَّمَ مَوْلِدَ النَّبِىِّ ﷺ فَقَدْ أَحْيَا الإِسْلَامَ.

حضرت عمر رضی اللہ نے فرمایا: جس نے حضور ﷺ کے میلاد شریف کی تعظیم کی اُس نے اسلام کو زندہ کردیا۔

قَالَ عثمان رضى الله عنه:

مَنْ أَنْفَقَ دِرْهَمًا عَلَى قِرَاءَةِ مَوْلِدِ النَّبِىِّ ﷺ فَكَأَنَّمَا شَهِدَ غَزْوَةَ بَدْرٍ وَحُنَيْنٍ.

حضرت عثمان غنی رضی اللہ نے فرمایا: جس نے حضور ﷺ کے میلاد شریف پر ایک درہم بھی خرچ کیا تو گویا وہ جنگ بدر اور حنین میں حاضر ہوا۔

قَالَ على رضى الله عنه:

مَنْ عَظَّمَ مَوْلِدَ النَّبِیِّ ﷺ وَ كَانَ سَبَبًا لِقِرَاءَ تِهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا بِالْإِيْمَانِ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

حضرت علی رضی اللہ نے فرمایا: جس نے حضور ﷺ کے میلاد شریف کی تعظیم کی اور میلاد خوانی کا سبب بنا وہ دنیا سے ایمان کی دولت لے کر جائے گا اور جنت میں بغیر حساب داخل ہوگا۔ (النعمۃ الکبری ص ۸-۹)

شارح مسلم علامہ غلام رسول سعیدی صاحب قرآن پاک کی تفسیر تبیان القرآن ج ۳ ص ۳۶۹ پر لکھتے ہیں علامہ ابن حجر مکی شافعی نے ,,النعمۃ الکبری،، نبی ﷺ کے میلاد کے ثبوت اور بیان میں لکھی ہے اس کتاب کی متعدد شروح لکھی گئی ہیں لیکن سب سے مبسوط شرح علامہ شامی کے عم زاد علامہ شریف سید احمد بن عبد الغنی بن عمر عابدین دمشقی نے لکھی ہے علامہ یوسف نبہانی نے اس شرح کو جواہر البحار میں مکمل نقل کیا ہے۔

حضور ﷺ نے اپنے نعت خواں کے لئے منبر بچھا دیا

عَنْ عائشةَ رضی الله عنها قَالَتْ:

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِی الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِماً يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَوْ يُنَافِحُ وَيَقُوْلُ رسولُ الله ﷺ إِنَّ اللهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا يُفَاخِرُ أَوْيُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسجد نبوی میں منبر بچھواتے جس پر وہ کھڑے ہوکر نبی کریم ﷺ کی طرف سے فخر کرتے یا مدافعت کرتے تھے نبی کریم ﷺ فرماتے تھے بیشک اللہ تعالیٰ بذریعہ جبریل حضرت حسان کی مدد فرماتا ہے جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے فخر کرتے رہیں یا فرمایا مدافعت کرتے رہیں۔

ترمذی حدیث ۲۸۴۶، مشکوۃ حدیث: ۴۸۰۵ کتاب الآداب باب البیان والشعر

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم قریظہ کو حسان بن ثابت سے فرمایا مشرکین کی ہجو کرو

یقیناً جبریل تمہارے کے ساتھ ہیں اور فرمایا: اَجِبْ عَنِّی اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُس ان کو میری طرف سے جواب دو اے اللہ! اس کی جبریل امین کے ساتھ مدد فرما۔

مسلم حدیث: ۲۴۸۵، مشکوۃ حدیث: ۴۷۸۹ کتاب الآداب باب البیان والشعر

گستاخانِ رسول کی اشعار میں تردید

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیاں کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرمایا اُھْجُوْا قُرَیْشاً فَاِنَّہُ أَشَدُّ عَلَیْھَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ قریش کی ہجو کرو کیونکہ ان پر اپنی ہجو تیروں کی بوچھاڑ سے زیادہ شاق گذرتی ہے پھر آپ نے حضرت ابن رواحہ کی طرف پیغام بھیجا کہ کفار قریش کی ہجو کرو انہوں نے کفار قریش کی ہجو کی، وہ آپ کو پسند نہیں آئی، پھر آپ نے کعب بن مالک کی طرف پیغام بھیجا پھر حضرت حسان کی طرف پیغام بھیجا انہوں نے کہا اُس ذات کی قسم جس نے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں ان کو اپنی زبان سے اس طرح چیر پھاڑ کر رکھ دونگا جس طرح چمڑے کو پھاڑتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیاں کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرمایا: جب تک تم اللہ اور رسول کی طرف سے جواب دیتے رہتے ہو روح القدس تمہاری تائید کرتا رہتا ہے نیز فرمایا ھَجَاھُمْ حَسَّانُ فَشَفٰی وَاشْتَفٰی حسان نے کفار قریش کی ہجو کی شفا دی اور شفا پائی۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے وہ اشعار یہ ہیں۔

ھَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَاَجَبْتُ عَنْہُ

وَعِنْدَاللّٰہِ فِی ذَاکَ الْجَزَاءُ

تو نے محمد ﷺ کی ہجو کی تو میں نے محمد ﷺ کی طرف سے جواب دیا اور اس کی اصل جزا اللہ کے پاس ہے۔

ھَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا حَنِیْفًا

رَسُوْلَ اللّٰہِ شِیْمَتُہُ الْوَفَاءُ

تو نے محمد ﷺ کی ہجو کی جو نیک اور ادیانِ باطلہ سے اعراض کرنے والے ہیں، وہ اللہ کے رسول ہیں

اُن کی خصلت وفا کرنا ہے۔

فَـاِنَّ اَبِــی وَوَالِـدَتِــی وَعِــرْضِــی

لِـعِـرْضِ مُـحَـمَّـدٍ مِّـنْـكُـمْ وِقَـاءُ

بلاشبہ میرے ماں باپ اور میری عزت، تم سے محمد ﷺ کی عزت بچانے کے لئے قربان ہے۔

مسلم حدیث ۲۴۹۰، مشکوۃ حدیث: ۴۷۹۱ کتاب الآداب باب البیان والشعر

حضور ﷺ اللہ کا نور ہیں

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں

أَغَـرُّ عَـلَـيْـهِ لِـلـنُّـبُـوَّةِ خَـاتَـمٌ

مِـنَ الـلّٰـهِ مِـنْ نُـوْرٍ يَّـلُـوْحُ وَيَشْهَـدُ

آپ ﷺ روشن چہرہ ہیں، مہر نبوت کے حامل ہیں اللہ کا نور آپ پر چمک رہا ہے اور گواہی دے رہا ہے۔

وَضَـمَّ الإِلَـٰـهُ اسْـمَ الـنَّـبِـيِّ إِلَـى اسْـمِـهِ

إِذَا قَـالَ فِـي الْـخَـمْـسِ الْـمُـؤَذِّنُ أَشْهَـدُ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے جب مؤذن پانچوں وقت اشہد کہتا ہے۔

وَشَـقَّ لَـهُ مِـنْ إِسْـمِـهِ لِيُـجِـلَّـهُ

فَـذُو الْـعَـرْشِ مَـحْـمُـوْدٌ وَهَـٰذَا مُـحَـمَّـدُ

اپنے نام سے آپ کا نام نکالا تاکہ ان کو بڑائی اور بزرگی دے چنانچہ عرش والا اللہ تعالیٰ محمود ہے اور

نَبِی أَتَانَا بَعْدَ یَأسٍ وَفَتْرَۃٍ
مِنَ الرُّسُلِ وَالأَوْثَانُ فِی الأَرْضِ تُعْبَدُ

ایسے نبی ہیں جو ہمارے پاس ناامیدی کے بعد آئے اور رسولوں کے انقطاع کے بعد جب کے روئے زمین پر بتوں کی پرستش ہو رہی تھی۔

فَأَمْسٰی سِرَاجًا مُسْتَنِیْرًا وَھَادِیًا
یَلُوْحُ کَمَا لاحَ الصَّقِیْلُ الْمُھَنَّدُ

پس آپ نور پھیلانے والے ظاہر و باطن کو چمکانے والے آفتاب بن گئے اور چمکتے ہادی بنے جیسا کہ ہندوستانی صیقل شدہ تلوار چمکتی ہے

فَأَنْذَرَنَا نَارًا وَبَشَّرَ جَنَّتَہُ
وَعَلَّمَنَا الإِسْلامَ فَلِلّٰہِ نَحْمَدُ

آپ ﷺ نے ہمیں نارِ دوزخ سے ڈرایا اور جنت کی بشارت دی اور ہمیں اسلام کی تعلیم دی پس ہم ایسی نعمۃ الکبریٰ ملنے پر اللہ کی حمد کرتے ہیں۔

یَا رُکْنَ مُعْتَمِدٍ وَعِصْمَۃَ لائِذٍ
وَمَلاذَ مُنْتَجِعٍ وَجَارَ مُجَاوِرٍ

اے بھروسہ کرنے والے کے لئے بھروسہ اور پناہ گیروں کے لئے جائے پناہ اور مصیبت زدوں کے لئے مددگار۔

یَا مَنْ تَخَیَّرَہُ الإِلٰہُ لِخَلْقِہِ
فَحَبَاہُ بِالْخُلُقِ الزَّکِیِّ الطَّاھِرِ

اے وہ ذات جس کو اللہ تعالی نے اپنی مخلوق کے لئے چنا پس ان کو بہترین پاکیزہ اور عمدہ اخلاق عطا کیئے۔

اَنْتَ النَّبِیُّ وَخَیْرُ عُصْبَةِ آدَمِ
یَا مَنْ یَجُوْدُ کَفَیْضِ بَحْرٍ زَاخِرِ

آپ نبی ہیں اور بنی آدم میں سب سے بہتر اے وہ ذات جو ٹھاٹھیں مارنے والے سمندر کی طرح سخاوت کرنے والی ہے۔

مِیْکَالُ مَعَكَ وَجِبْرِیْلُ کِلَاهُمَا
مَدَدٌ لِنَصْرِكَ مِنْ عَزِیْزٍ قَادِرِ

• حضرت میکائیل و جبریل دونوں عزیز قادر جل وعلا کی طرف سے آپ کے مددگار ہیں۔ المفاہیم از محدث مکی سید علوی مالکی ص عربی ۲۰۹، ۷۷، او مترجم ۲۲۵، ۱۸۳، خصائص کبری جلد ا ص: ۱۳۴، بیہقی ابن عساکر، طبقات ابن سعد، اصابہ جلد ا ص ۲۶۴، الروض الانف ۲/ ۹۱

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل ہیں

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور میلاد بیان کرتے ہیں

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِیْ
وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

یارسول اللہ! آپ سے زیادہ حسین و جمیل میری آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا اور آپ سے زیادہ خوبصورت کسی ماں نے جنا ہی نہیں (یعنی آپ بے مثل ہیں)۔

خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ
کَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

آپ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے ہیں گویا کہ آپ ایسے پیدا کئے گئے جیسا کہ آپ نے چاہا۔

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِی
وَلٰکِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِی بِمُحَمَّدٍ

میں نے اپنے کلام سے محبوب ﷺ کی تعریف نہ کی بلکہ اُن کے ذکر پاک سے اپنے کلام کو قابلِ تعریف بنالیا۔

رسول اللہ ﷺ بخششوں کے خزانے اور نعمتوں کے مالک ہیں

اَلصُّبْحُ بَدَا مِنْ طَلْعَتِہٖ
وَالَّیْلُ دَجٰی مِنْ وَّفْرَتِہٖ

آپ ﷺ کی پیشانی مبارک سے صبح ظاہر ہوئی اور آپ کی زلفوں سے رات نمودار ہوئی۔

فَاقَ الرُّسُلَا فَضْلًا وَّعُلَا
اَھْدَی السُّبُلَا لِدَلَالَتِہٖ

آپ بزرگی اور بلندی میں تمام پیغمبروں پر سبقت لے گئے اور آپ کی رہنمائی سے دین کے تمام راستے روشن ہوگئے۔

کَنْزُالْکَرَمِ مَوْلَی النِّعَمِ
ھَادِی الْاُمَمِ لِشَرِیْعَتِہٖ

آپ بخششوں کے خزانے اور نعمتوں کے مالک ہیں اپنی شریعت سے تمام امت کو راہِ ہدایت دکھانے والے ہیں۔

اَزْکَی النَّسَبِ اَعْلَی الْحَسَبِ

کُلُّ الْعَرَبِ فِی خِدْمَتِہٖ

بہت پاکیزہ نسب والے اعلیٰ خاندان والے تمام عرب (کل جہان) آپ کی خدمت میں ہیں۔

سَعَتِ الشَّجَرُ نَطَقَ الْحَجَر

شُقَّ الْقَمَرُ بِاِشَارَتِہٖ

(آپ کا حکم سن کر) درخت دوڑے آئے، پتھروں نے کلام کیا آپ کی انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوگیا۔

جِبْرِیْلُ أَتٰی لَیْلَۃَ اَسْرٰی

وَالرَّبُّ دَعَاہُ لِحَضْرَتِہٖ

جبریل علیہ السلام معراج کی رات آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا آپ کو رب تعالیٰ نے اپنے حضور بلایا ہے۔

نَالَ الشَّرَفَا وَاللّٰہُ عَفَا

عَمَّا سَلَفَا مِنْ اُمَّتِہٖ

آپ کی بدولت لوگوں کو بزرگیاں حاصل ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادیئے۔

فَمُحَمَّدُنَا هُوَ سَيِّدُنَا

وَالْعِزُّ لَنَا لِإِجَابَتِهِ

پس حضرت محمد ﷺ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے لئے عزت آپ کو قبول کرنے میں ہے۔

غزوۂ خندق میں صحابہ کرام کی نعت خوانی

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مہاجرین و انصار مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودنے میں مصروف تھے، اور اپنی پیٹھوں پر مٹی منتقل کرتے وقت یہ شعر پڑھتے تھے:-

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدَا

عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا اَبَدَا

بک گئے ہیں ہم محمد مصطفیٰ کے ہاتھ پر وقف ہے یہ زندگی ان کی غلامی کے لئے -یہ سماعت فرما کر شمع رسالت کی زبان مبارک پر اپنے پروانوں کے لئے یہ الفاظ جاری ہو جاتے ہیں:-

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ

فَبَارِكْ فِي الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

اے اللہ! بھلائی نہیں مگر آخرت کی بھلائی -پس انصار و مہاجرین میں برکت فرما۔ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ کے جواب میں کہا:-

اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ

فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

اے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ پس انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔

بخاری حدیث ۲۸۳۵ کتاب الجہاد باب حفر الخندق و حدیث نمبر ۶۴۱۴، مسلم حدیث ۱۸۰۴ مشکوۃ حدیث: ۴۷۹۳ کتاب الآداب باب البیان والشعر

کیسا نظارہ ہوگا جب صحابہ کرام اللہ کے محبوب ﷺ کی زیارت بھی کر رہے تھے اور نعتیں بھی پڑھ رہے تھے اور ساتھ کام بھی کر رہے تھے یعنی اُن کے ہاتھ کام میں مصروف ہوتے تھے لیکن نگاہیں جمال مصطفیٰ ﷺ پر اور زبانیں نعتِ مصطفیٰ میں مشغول ہوتی تھیں اور نعت خوانی کا نام ہی میلاد ہے یعنی اُن کا عقیدہ یہ تھا۔

منشاء یہی ہے سب قیل و قال کا ہوتا رہے ذکر تیرے حسن و جمال کا
دل ہے وہ دل جو تری یاد سے معمور رہا سر ہے وہ سر جو قدموں پہ قربان گیا
وہی آنکھ اُن کا جو منہ تکے وہی لب کہ محو ہوں نعت کے
وہی سر جو اُن کے لئے جھکے وہی دل جو اُن پہ نثار ہے

غزوۂ خیبر میں نعت خوانی

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر گئے ہم رات بھر سفر کرتے رہے لشکر میں سے ایک شخص نے حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ ہمیں اپنے کچھ اشعار نہیں سنائیں گے حضرت عامر شاعر تھے وہ سواری سے اتر کر حضور ﷺ کی نعت پڑھنے لگے۔

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

خدا گواہ ہے یارسول اللہ! اگر حضور نہ ہوتے تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ زکوۃ دیتے نہ نماز پڑھتے۔

فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اَبْقَيْنَا
وَالْقِيَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا

تو بخش دیجئے، ہم حضور پر قربان جو گناہ ہمارے رہ گئے ہیں اور ہم پر حضور سکینہ اُتاریں۔

وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا

وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا

اور جب ہم دشمنوں سے مقابل ہوں تو حضور ہمیں ثابت قدم رکھیں ہم حضور کے فضل سے بے نیاز نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بخاری حدیث:۴۱۹۶ کتاب المغازی باب غزوۃ خیبر،مسلم حدیث:۱۸۰۲ کتاب الجہاد باب غزوۃ خیبر مسند احمد حدیث:۱۵۹۳۱

امام احمد قسطلانی ارشاد الساری شرح بخاری میں فرماتے ہیں:

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور سید عالم ﷺ کے ہمراہ خیبر کو چلے رات کا سفر تھا حاضرین سے ایک صاحب حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے چچا حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہا اے عامر ہمیں کچھ اپنے اشعار نہیں سناتے اور ابن اسحاق نے نصر بن دھر الاسلمی رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کی کہ میں نے سفر خیبر میں رسول اللہ ﷺ کو عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ سے فرماتے سنا: اے ابن اکوع اُتر کر کچھ اپنے اشعار ہمارے لئے شروع کرو اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ خود حضور ﷺ نے انہیں اس امر کا حکم فرمایا عامر رضی اللہ عنہ شاعر تھے اترے اور قوم کے سامنے یوں نعت خوانی کرتے چلے: یارب! اگر حضور نہ ہوتے تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ زکوٰۃ دیتے نہ نماز پڑھتے تو بخش دیجئے- ان اشعار میں مخاطب حضور ﷺ ہیں یعنی حضور کے حقوق حضور کی مدد میں جو قصور ہم سے ہوئے حضور معاف فرمادیں حضور ﷺ کے لئے خطاب ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اللہ عزوجل سے ایسا خطاب کرنا معقول نہیں (ائمہ فرماتے ہیں کہ کسی پر فدا ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اُس پر اگر کوئی بلا یا تکلیف آئی ہو تو وہ اپنے اوپر لی جائے اُس کی محافظت میں اپنی جان دے دی جائے تو اللہ عزوجل کو اس کلام کا مخاطب کیونکر بنا سکتے ہیں) رہا یہ کہ ابتداء میں اللھم ہے اس سے مقصود اللہ عزوجل کو پکارنا نہیں (کہ یہ اللہ عزوجل سے عرض قرار پائے) بلکہ اُس کے نام سے ابتدائے کلام ہے اور حضور ہم پر سکینہ اتاریں مقابلہ دشمن کے وقت اور ہمیں

ثابت قدم رکھیں یعنی اپنے رب عزوجل سے ان مرادات کی دعا فرمائیں یہ اشعار سن کر حضور اقدس نے دریافت فرمایا: یہ نعت خواں کون ہے صحابہ نے عرض کی عامر بن اکوع حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ اس پر رحم فرمائے۔

اور مسند احمد وصحیح مسلم میں ہے رسول اللہ ﷺ نے حضرت عامر سے فرمایا: تیرا رب تیری مغفرت فرمائے اور حضور ﷺ (ایسی جگہ) جب کسی خاص شخص کا نام لے کر دعائے مغفرت فرماتے تھے وہ شہید ہو جاتا تھا لہذا حاضرین میں سے ایک صاحب یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جیسا کہ صحیح مسلم میں تصریح ہے عرض کی یا رسول اللہ! حضور کی دعا سے عامر کے لئے شہادت واجب ہوگئی حضور نے ہمیں ان سے نفع کیوں نہ لینے دیا یعنی حضور انہیں ابھی زندہ رکھتے ﷺ انتہی۔ اصابہ ۲/۲۴۱

امام اہل سنت فرماتے ہیں: یہ پچھلے لفظ بھی یاد رکھنے کے قابل ہیں کہ حضور انہیں زندہ رکھتے۔ (الامن والعلی ص:۹۸)

رسول اللہ ﷺ کے فضل کی امید

حضرت اسود بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کی:

أَنْتَ الرَّسُوْلُ الَّذِي تُرْجٰى فَوَاضِلُهُ

عِنْدَ الْقُحُوْطِ إِذَا مَا أَخْطَاءَ الْمَطَرُ

حضور وہ رسول ہیں کہ حضور کے فضل کی امید کی جاتی ہے قحط کے وقت جب مینھ خطا کرے۔

اصابہ فی تمیز الصحابہ جلد ۱ ص:۶۱ نمبر ۱۶۹، الامن والعلی ص:۸۶

نبی کریم ﷺ نے خود اپنی نعت پڑھنے کا حکم دیا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک اعرابی نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی:

أَتَيْنَاكَ وَالْعَذْرَاءُ يَدْمِيْ لِبَابُهَا

وَقَدْ شُغِلَتْ أُمُّ الصَّبِيِّ عَنِ الطِّفْلِ

ہم درِ دولت پر شدتِ قحط کی ایسی حالت میں حاضر ہوئے کہ جو کنواری لڑکیاں ہیں (جنہیں ماں، باپ بہت عزیز رکھتے ہیں ناداری کے باعث خادمہ رکھنے کی طاقت نہیں کام کاج کرتے ہوئے اُن کے سینے شق ہو گئے) اُن کی چھاتی سے خون بہہ رہا ہے۔ مائیں بچوں کو بھول گئی ہیں ۔

وَاَلْقَتْ بِكَفَّيْهَا الْفَتٰى لِاسْتِكَانَةٍ

مِنَ الْجُوْعِ ضُعْفًا لَا يُمِرُّ وَلَا يُحْلِى

جوان قوی کو اگر کوئی لڑکی دونوں ہاتھوں سے دھکا دے تو ضعفِ گرسنگی سے عاجزانہ زمین پر ایسا گر پڑتا ہے کہ منہ سے کڑوی میٹھی کوئی بات نہیں نکلتی۔

وَلَيْسَ لَنَا اِلَّا اِلَيْكَ فِرَارُنَا

وَاَيْنَ فِرَارُ الْخَلْقِ اِلَّا اِلَى الرُّسُلِ

اور ہمارا حضور کے سوا کون ہے جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں اور مخلوق کو جائے پناہ ہی کہاں مگر رسولوں کی بارگاہ میں ﷺ

یہ فریاد سن کر حضور رحمتِ عالم ﷺ فوراً بہ نہایت عجلت منبر اطہر پر جلوہ فرما ہوئے اور دونوں دست مبارک بلند فرما کر اپنے رب عزوجل سے پانی مانگا۔ ابھی وہ پاک مبارک ہاتھ جھک کر گلوئے پر نور تک نہ آئے تھے کہ آسمان پر بادل چھا گئے اور بارش شروع ہو گئی اور بیرونِ شہر کے لوگ فریاد کرتے ہوئے آئے کہ یا رسول اللہ! ہم ڈوبے جاتے ہیں حضور نے دعا کی اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اے اللہ ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہ برسا فوراً بادل مدینہ پر سے چھٹ گیا اور اردگرد برس رہا تھا آپ یہ ملاحظہ فرما کر تبسم ریز ہوئے اور فرمایا: اللہ کے لئے ہے خوبی ابو طالب کی اس وقت وہ زندہ ہوتا تو اُس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں کون ہے جو ہمیں اُس کے اشعار سنائے۔ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کی یا رسول اللہ! شاید حضور یہ اشعار سننا چاہتے ہیں جو ابو طالب نے نعتِ اقدس میں عرض کئے تھے

وَاَبْیَضُ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْهِہٖ

ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَۃٌ لِّلْاَرَامِلِ

وہ گورے گورے رنگ والے کہ اُن کے منہ کے صدقہ میں ابر کا پانی مانگا جاتا ہے یتیموں کی جائے پناہ اور بیواؤں کے نگہبان۔

تَلُوْذُ بِہِ الْھُلَّاکُ مِنْ آلِ ھَاشِمٍ

فَھُمْ عِنْدَہٗ فِیْ نِعْمَۃٍ وَّفَوَاضِلِ

بنی ہاشم (جیسے غیور لوگ) تباہی کے وقت اُن کی پناہ میں آتے ہیں اُن کے پاس اُن کی نعمت وفضل میں چین پاتے ہیں۔حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اَجَلْ ذٰلِكَ اَرَدْتُّ ہاں یہی نعت مقصود تھی۔(خصائص کبری جلد ۲ ص: ۲۷۵، بیہقی فی دلائل النبوۃ بسند صالح والدیلمی فی مسند الفردوس، مختصر سیرت رسول ﷺ از عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب ص ۱۴۴، رواہ البخاری مختصر احدیث ۱۰۰۸، ۱۰۱۴) المفاہیم از سید علوی مالکی محدث مکی ص ۱۷۶، فتح الباری ۲/ ۴۹۵

امام اہل سنت فرماتے ہیں:

یہ حدیث نفیس بحمد اللہ تعالیٰ اوّل تا آخر شفائے مومنین وشقائے منافقین ہے اور حضور ﷺ کے پسند فرمودہ اشعار میں یہ الفاظ خاص ہمارے مقصودِ رسالہ ہیں: کہ حضور کے سوا ہمارا کوئی نہیں جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں خلق کے لئے جائے پناہ نہیں سوائے بارگاہِ انبیاء علیہم السلام کے۔

وہ گورے گورے رنگ والے کہ اُن کے منہ کے صدقہ میں ابر کا پانی مانگا جاتا ہے یتیموں کی جائے پناہ اور بیواؤں کے نگہبان۔

بنی ہاشم (جیسے غیور لوگ) تباہی کے وقت اُن کی پناہ میں آتے ہیں اُن کے پاس اُن کی نعمت وفضل میں چین پاتے ہیں۔(الامن والعلی ص:۸۶)

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

انہی احادیث کے پیشِ نظر امام صاحب نے اور علامہ بوصیری نے اشعار کہے لیکن جاہلوں نے اُن پر بھی فتوی لگا دیا۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضور ﷺ کو اپنا ملجا و ماویٰ قرار دیا

یَا أَکْرَمَ الثَّقَلَیْنِ یَا کَنْزَ الْوَرٰی

جُدْ لِی بِجُوْدِكَ وَارْضِنِی بِرِضَاكَ

اے تمام موجودات سے بزرگ ترین اے خزانہ مخلوقات مجھے اپنی بخشش وعطا سے نواز یئے اور اپنی رضامندی سے راضی کیجئے۔

أَنَا طَامِعٌ بِالْجُوْدِ مِنْكَ وَلَمْ یَکُنْ

لِأَبِی حَنِیْفَةَ فِی الأَنَامِ سِوَاكَ

میں کے جود و کرم کا دل سے طلب گار ہوں کہ اس جہان میں ابو حنیفہ کے لئے آپ کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔

امام بوصیری نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں ان اشعار سے فریاد کی

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِی مَنْ اَلُوْذُ بِہٖ

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمٖ

اے تمام مخلوق سے بزرگ تر آپ کے سوا (مخلوق میں) میرا کوئی ایسا نہیں ہے جس سے حادثہ عام کے نزول کے وقت پناہ چاہوں۔

لیکن افسوس امام بوصیری کے ان اشعار کو شیخ ابن عبدالوہاب نے شرک قرار دیا ہے۔ (کتاب التوحید باب قول ماشاءاللہ وشئت ص:۱۲۲)

حالانکہ اسی معنی کے اشعار حدیث شریف سے ثابت ہیں حضور ﷺ نے ان اشعار کو سننے کی فرمائش کی تھی اسی طرح اگر امام بوصیری کے یہ اشعار غلط ہوتے تو حضور ﷺ اُن کو اپنی مبارک چادر کبھی عطا نہ فرماتے۔

دراصل یہ فتویٰ بازی جہالت اور مطالعہ کی کمی کی پیداوار ہے اگر یہ لوگ قرآن وحدیث کا مطالعہ

کرتے اور اُس پر دل سے ایمان لاتے تو مسلمانوں کو مشرک نہ کہتے جس چیز کا نبی کریم ﷺ حکم فرمائیں وہ شرک کیسے ہو سکتی ہے کیونکہ انبیاء دنیا سے شرک کو مٹانے آئے ہیں ہم اُس توحید کے قائل ہیں جو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہے اُس کے علاوہ کسی من گھڑت توحید کے قائل نہیں ہیں۔ ہم جبریلی اور صدیقی فاروقی عثمانی حیدری اور بلالی توحید کے قائل ہیں۔ صرف توحید کا تو شیطان بھی قائل تھا اور بہت بڑا عابد تھا لیکن اس لئے مردود ٹھہرا کہ اُس نے رب کے حکم سے بھی نبی کی تعظیم نہ کی رب تعالیٰ نے اُس کی توحید کو دیکھا نہ عبادت کو اور نہ علم کو بس ایک ہی جواب دیا ﴿فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ فرمایا جنت سے نکل تو مردود ہے قیامت تک تجھ پر لعنت ہے۔ (سورۃ الحجر آیت: ۳۴-۳۵)

شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے

حضرت سواد بن قارب رضی اللہ عنہ کی نعت

فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ لَا رَبَّ غَيْرُهٗ
وَاَنَّكَ مَاْمُوْنٌ عَلٰى كُلِّ غَائِبِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے علاوہ کوئی رب نہیں اور یارسول اللہ! بیشک آپ ہر غیب پر امین بنائے گئے ہیں۔

وَاِنَّكَ اَدْنَى الْمُرْسَلِيْنَ وَسِيْلَةً
اِلَى اللّٰهِ يَا ابْنَ الْاَكْرَمِيْنَ الْاَطَايِبِ

اے طیب و مکرم حضرات کے فرزند۔ بیشک آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمام رسولوں سے زیادہ قریب وسیلہ ہیں۔

وَكُنْ لِيْ شَفِيْعًا يَوْمَ لَا ذُوْ شَفَاعَةٍ
سِوَاكَ بِمُغْنٍ فَتِيْلًا عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبِ

اور آپ میرے لئے اُس دن شفیع بن جائیں جس دن آپ کے علاوہ کوئی شفاعت کرنے والا سواد بن قارب کو کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکے گا۔ (مختصر سیرۃ الرسول از عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب ص:۹۳، اصابہ فی تمیز الصحابہ از ابن حجر عسقلانی جلد۲ ص ۹۵ نمبر ۳۵۸۳)

حضرت سواد بن قارب رضی اللہ عنہ کی نعت سے تین باتیں ثابت ہوئی۔

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف علم غیب کی نسبت

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اختیار کرنا

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت طلب کرنا اگر یہ عقیدہ شرک ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی خاموش نہ رہتے فوراً انہیں توبہ کرنے اور دوبارہ کلمہ پڑھنے کو کہتے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے شرک ختم کرنے آئے ہیں جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ قرآن وحدیث ہے یا ہمارا عقیدہ صحابہ والا ہے وہ جھوٹے ہیں ہم انہیں صحابہ کرام کے عقیدہ کو اپنانے کی دعوت دیتے ہیں کیونکہ صحابہ کرام کے عقیدہ کو اپنانے والا گروہ ہی اہل سنت واہلِ جنت ہے باقی بہتر فرقے دوزخی ہیں۔

بعض لوگ وسیلے کو شرک وبدعت کہتے ہیں شاید ان کو یہ علم نہیں کہ ہمارا فتویٰ کہاں تک پہنچے گا۔

شیخ محمد بن عبدالوہاب نے دس نواقض الاسلام لکھے ہیں اُن میں دوسرا یہ ہے:

کہ جس نے اللہ اور اپنے درمیان کسی کو وسیلہ بنایا یا اُن سے شفاعت طلب کی وہ کافر ہو گیا۔

باپ نے وسیلہ اور شفاعت طلب کرنے کو شرک کہا لیکن بیٹے عبداللہ نے اسی بات کو اپنی کتاب میں لکھ ثابت کر دیا یہ عقیدہ شرک وبدعت نہیں ہے یہ تو عقائد صحابہ ہیں اب اگر باپ کا عقیدہ صحیح ہے تو بیٹے پر شرک کا فتوی لگ جائے گا کہ وہ شرک کی تعلیم دے رہا ہے اگر بیٹے کا عقیدہ صحیح ہے تو باپ پر فتوی لگ جائے گا۔

صحابہ کرام کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت طلب کرنا

عن انس رضی اللہ عنه قال:

سَأَلْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَنَا فَاعِلٌ قَالَ: قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ فَأَيْنَ أَطْلُبُكَ؟ قَالَ: اطْلُبْنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ.

قَالَ: قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ؟ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيْزَانِ. قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ؟ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّي لَا أُخْطِيءُ هَذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ! قیامت کے دن آپ میری شفاعت فرمادیں-فرمایا: میں شفاعت کرونگا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں حضور کو کہاں تلاش کروں فرمایا: تم مجھے پہلے تو پل صراط پر تلاش کرنا میں نے عرض کیا اگر آپ کو پل صراط پر نہ پاؤں فرمایا: پھر مجھے میزان کے پاس ڈھونڈھنا میں نے عرض کیا اگر میں حضور کو میزان کے پاس نہ پاؤں فرمایا: پھر مجھے حوض کے پاس تلاش کرنا کیونکہ میں ان مقامات سے اِدھر اُدھر نہیں ونگا-ترمذی حدیث: ۲۴۳۳، مشکوۃ حدیث: ۵۵۹۵ کتاب صفۃ القیامۃ باب الحوض والشفاعۃ

کوئی قریب ترازو کوئی لبِ کوثر　　کوئی صراط پران کو پکارتا ہوگا
کوئی کہے گا دہائی یارسول اللہ　　تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہوگا
عزیز بچہ کو ماں جس طرح تلاش کرے　　خدا گواہ یہی حال آپ کا ہوگا
کہیں گے اور نبی اِذْهَبُوْا اِلَى غَيْرِىْ میرے حضور کے لب پہ اَنَا لَهَا ہوگا

بعد از وصال شفاعت طلب کرنا

ابو اسحاق ابراہیم بن علی کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت کی میں نے عرض کیا اَسْأَلُكَ شَفَاعَتَكَ میں آپ سے شفاعت طلب کرتا ہوں-فرمایا: مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کر-القول البدیع ص: ۱۸۰ الباب الثانی

لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ یہ لوگ یہاں شفاعت مانگنے کو شرکِ اکبر کہتے ہیں اور کل قیامت کو خود شفاعت طلب کرینگے یعنی بقول خود شرک کرینگے ان کو اتنی بھی سمجھ نہیں کہ شرک ہر جگہ شرک ہوتا ہے-دور و نزدیک زندگی موت کی کوئی قید نہیں ہوتی کسی کو خدا سمجھ کر کوئی چیز مانگی جائے تو وہ شرک وکفر ہے چاہے زندہ سے مانگی جائے مردہ سے قریب والے سے مانگی جائے یا دور والے سے لیکن کسی کو خدا

کا بندہ سمجھ کر کسی چیز کا سوال کرنا ہر گز شرک نہیں عین ایمان ہے صحابہ کرام نے حضور سے جنت مانگی شفاعت طلب کی حضرت ابو ہریرہ نے حضور ﷺ سے حافظہ مانگ لیا (بخاری حدیث نمبر ۱۱۹ کتاب العلم) لیکن آپ ﷺ نے کسی پر شرک کا فتویٰ نہیں لگایا کل قیامت کو تو انبیاء خود کہیں گے کسی کا وسیلہ تلاش کرو وہ تمہارے لئے شفاعت کرے (بخاری حدیث نمبر ۴۷۱۲، مشکوٰۃ حدیث ۵۵۷۵)
اگر کسی سے مانگنا شرک ہوتا تو انبیاء کرام ایسا کبھی نہ کہتے۔

اسی لئے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا
اُف رے منکر یہ بڑھا جوشِ تعصب آخر
بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا

حضرت زہیر بن صرد جشمی رضی اللہ عنہ کی نعت

حضور ﷺ نے روزِ حنین بنی ہوازن کی عورتوں اور بچوں کو اسیر بنایا اور اموال و غلام و کنیز مجاہدین میں تقسیم فرمادیئے ہوازن کا ایک وفد مشرف بہ اسلام ہو کر حاضر بارگاہ ہوا اور اپنے اہل و عیال و اموال حضور ﷺ سے مانگنے حاضر ہوئے اُن کے خطیب حضرت زہیر بن صرد رضی اللہ عنہ نے عرض کی:-

اُمْنُنْ عَلَيْنَا رَسُوْلَ اللهِ فِی کَرَمٍ
فَاِنَّكَ الْمَرْءُ نَرْجُوْهُ وَنَدَّخِرُ

یارسول اللہ! اپنے کرم سے ہم پر احسان فرمایئے حضور ہی وہ مردِ کامل و جامع فواضل و محاسن و شمائل ہیں جن سے ہم امید کریں اور جسے وقتِ مصیبت کے لئے ذخیرہ بنائیں۔

اُمْنُنْ عَلٰى بَيْضَةٍ قَدْ عَاقَهَا قَدَرٌ
مُمَزَّقٌ شَمْلُهَا فِی دَهْرِهَا غِيَرُ

یارسول اللہ! اُس خاندان پر احسان فرمائیں کہ تقدیر جس کے آڑے آئے اُس کی جماعت تتر بتر ہوگئی اُس کے وقت کی حالتیں بدل گئیں۔

اَبْقَتْ لَنَا الدَّهْرَ هَتَّافًا عَلَى حَزَنٍ

عَلَى قُلُوْبِهِمُ الْغَمَّاءُ وَالْغَمَرُ

یہ بدحالیاں ہمیشہ کیلئے ہم میں غم کے وہ مرثیہ خواں باقی رکھیں گی جن کے دلوں پر رنج وغم مستولی ہوگا۔

اِنْ لَّمْ تُدَارِكْهُمْ نَعْمَآءُ تَنْشُرُهَا

يَا اَرْجَحَ النَّاسِ حِلْمًا حِيْنَ يُخْتَبَرُ

اگر حضور ﷺ کی نعمتیں جنہیں حضور نے عام فرمادیا ہے اُن کی مدد کو نہ پہنچیں تو اُن کا کہیں ٹھکانہ نہیں اے آزمائش کے وقت تمام جہاں سے زیادہ عقل والے

یہ اشعار سن کر سید ارحم ﷺ نے فرمایا جو کچھ میرے اور بنی مطلب کے حصہ میں آیا میں نے تمہیں بخش دیا۔قریش نے عرض کی جو کچھ ہمارا ہے وہ سب اللہ کا اور اللہ کے رسول کا ہے۔

انصار نے عرض کی جو کچھ ہمارا ہے وہ سب اللہ کا اور اللہ کے رسول کا ہے ﷺ۔رواہ الطبرانی فی ثلاثیات معجم الصغیر،الامن والعلی ص:۸۵،الروض الانف (مکتبہ فاروقیہ-ملتان) جلد۲ص:۳۰۶

(یہ واقعہ جعرانہ میں پیش آیا اور یہ قیدی چھ ہزار تھے اور مال چھ لاکھ چھ درہم کے برابر تھا)

نعت حضرت مالک بن عوف رضی اللہ عنہ

عقیدہ:حضور ﷺ بے مثل ہیں اور غیب کی باتیں بتاتے ہیں

ابو وفرہ بیان کرتے ہیں جب غزوہ حنین میں مشرکین بھاگ گئے مالک بن عوف (کہ اس لڑائی میں سردار کفار ہوازن تھے)بھاگ کر طائف میں پناہ گزیں ہوئے رحمت عالم ﷺ نے فرمایا:اگروہ

اقدس میں حاضر ہوئے جب کہ حضور مقامِ جعرانہ سے نہضت فرما چکے تھے وہ اسلام لائے سید اکرم ﷺ نے اُن کے اہل و مال انہیں واپس کردیئے اور سو اونٹ اپنے خزانہ کرم سے عطا فرمائے۔

حضرت مالک بن عوف رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کرکے یہ نعت پڑھی۔

مَا اِنْ رَاَیْتُ وَلَا سَمِعْتُ بِوَاحِدٍ
فِی النَّاسِ کُلِّهِمْ کَمِثْلِ مُحَمَّدٍ

میں نے تمام جہان کے لوگوں میں محمد ﷺ کی مثل کوئی دیکھا نہ سنا۔

اَوْفٰی فَاَعْطٰی لِلْجَزِیْلِ لِمُجْتَدٍ
وَمَتٰی تَشَآءُ یُخْبِرُكَ عَمَّا فِی غَدٍ

سب سے زیادہ وفا فرمانے والے اور سب سے فزوں تر نفع کثیر عطا سائل کو بخشنے والے اور جب تو چاہے تجھے آئندہ کل کی خبر دے دیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اُن کے لئے دعائے خیر فرمائی اور انہیں حلہ مبارک بخشا اور انہیں اُن کی قوم ہوازن اور قبائل ثمالہ وسلمہ وفہم پر سردار فرمایا۔

(اصابہ فی تمیز الصحابہ از ابن حجر عسقلانی جلد ۳ ص: ۳۳۱ نمبر ۷۶۷۵، الامن والعلی ص: ۱۸۸)

معلوم ہوا کہ صحابی کا عقیدہ تھا کہ نبی کریم ﷺ بے مثل و بیمثال ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا علم عطا فرمایا جس سے آپ کل کی بات کی خبر دیتے ہیں جو عقیدہ صحابہ کرام کا تھا وہی ہم اہل سنت کا اسی لئے اعلیٰ حضرت حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں۔

ترا مسند ناز ہے عرشِ بریں ترا محرم راز ہے روحِ امیں
تو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم
سر عرش پہ ہے تری گذر دلِ فرش پہ ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

اطلاعِ غیب حضور ﷺ کے ارادہ واختیار میں

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

رضوان الٰہی کے بے شمار باران یارانِ مصطفیٰ ﷺ پر برسیں یوں نہ کہا کہ متی یشاء کہ وہ جب وہ چاہیں تجھے غیب کی خبر دے دیں اس میں اُس صورت پر بھی صادق آسکنے کا احتمال رہتا جب بتانے والے کو کوئی اختیار نہ دیا جائے بلکہ سال دو سال میں ایک آدھ بات پر اطلاع عطا ہوا ایسا جاننے والا بھی توریہ وابہام کے طور پر کہہ سکتا ہے کہ میں جب چاہوں گا تمہیں غیب کی خبر دے دونگا کہ وہ اس وقت چاہے گا جب اُسے اتفاق سے کوئی خبر ملے گی تو شرطیہ سچا ہے بلکہ یوں فرمایا کہ جب تو چاہے وہ تجھے غیب کی خبر دیدیں گے یہاں سائل مطلق مخاطب ہے کسے باشد نہ وہ معین نہ اُس کے پوچھنے کا وقت محدود نہ غـــدِ معرفہ بلکہ نکرہ غیر مخصوص تو حاصل یہ ٹھہرے گا کہ جو شخص چاہے جس وقت چاہے جس آئندہ بات کو چاہے حضور بتادیں گے۔ یہ اسی کی شان ہوسکتی ہے جو بالفعل تمام آئندہ باتوں کو جانتا ہو اطلاع علی الغیب اُس کے ارادہ خواہش پر کردی گئی ہو کہ جب چاہے معلوم کرلے ورنہ یہ اطلاق ہرگز صادق نہیں آسکتا۔ اسے ایک نظیر محسوس میں دیکھئے۔

زید فقیر ہے نہ پاس کچھ رکھتا ہے نہ بادشاہی خوانوں پر اُس کا ہاتھ پہنچتا ہے مگر بادشاہ کبھی کبھی اُسے دو چار توڑے بخش دیتا ہے وہ شخص پہلو رکھ کر یہ کہے تو کہہ لے کہ میں جب چاہوں ایک توڑا خیرات کردوں کہ وہ آپ ہی اُس وقت چاہے گا جب پائے گا مگر عام فقیروں کو اشتہار دے کہ تم جس وقت چاہوں میں توڑا عطا کردوں تو ضرور غلط کہا اور دم بھر میں اُس کا دروغ کھل سکتا ہے۔ فقیر مانگیں اور نہ مال ہے اور نہ خزانے پر اختیار تو کہاں سے دے گا۔ ہاں اگر بادشاہ نے بالفعل ایسے خزانے دے دیئے ہوں کہ جب کوئی کچھ مانگے یہ دے اور کمی نہ ہو یا بالفعل نہ سہی تو خزانوں پر اختیار ہی دیا ہو کہ جس وقت جو چاہے لے لے تو وہ بیشک ایسی بات کہہ سکتا ہے۔

اب حدیثیں فرما رہی ہیں کہ صحابی یہ صفت کریم حضور ﷺ کی نعتِ اقدس میں عرض کرتے ہیں اور حضور انکار نہیں فرماتے بلکہ خلعت وانعام بخشتے ہیں تو صراحۃً ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اطلاع غیب حضور ﷺ کے ارادہ اختیار پر رکھ دی ہے۔ (الامن والعلیٰ ص:۱۸۹)

لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ قرآن وحدیث کو اپنا مذہب کہنے والوں نے اس عقیدہ کو بھی

شرک کہا ہے اب آپ خود فیصلہ کریں کہ صحابہ کے عقیدہ پر ہم اہل سنت ہیں یا یہ ہیں جن کو دنیا میں شرک کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا حضور ﷺ سے زیادہ توحید اور شرک کو جاننے والا کون ہے حضور ﷺ تو یہ نعت سن کر خوش ہو رہے انعام اور حکومت عطا فرما رہے ہیں اور یہ فتویٰ لگا رہے ہیں اگر صحابی کا عقیدہ شرک ہوتا تو نبی کریم ﷺ اُس کو انعام نہ دیتے بلکہ اُس کو دوبارہ کلمہ پڑھواتے۔

ہم اہل سنت حضور ﷺ کے لئے علم عطائی کے قائل ہیں ذاتی علم خدا تعالیٰ کا خاصہ ہے اور غیر خدا کے لئے ایک ذرہ کا علم بھی ذاتی ماننے والے کو ہم مشرک سمجھتے ہیں لیکن یہ لوگ قرآن وحدیث کی تصریحات کے باوجود حضور ﷺ کے لئے علمِ عطائی کے بھی قائل نہیں شاید یہ اللہ تعالیٰ کے علم کو عطائی سمجھتے ہیں اس لئے انہیں غیر کے لئے علم عطائی شرک نظر آتا ہے۔

شیخ اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں صاف لکھا ہے:

پھر خواہ یوں سمجھو کہ یہ بات اُن کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے ہر طرح شرک ہے۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں

وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض وجود ہی سربسر
ارے تجھ کو کھائے تپ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

جو لوگ اہل اسلام کو مشرک کہتے ہیں وہ اپنا شوق بڑی خوشی سے پورا کریں لیکن یہ بات یاد رکھ لیں کہ کسی پر شرک کا فتویٰ لگانا اتنا آسان نہیں جتنا انہوں نے سمجھ رکھا ہے بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ شرک کا فتویٰ خود مفتی صاحب پر پلٹ آتا ہے اور یہ بات بھی ذہن میں رہے ہمارے تمہارے فتوے غلط ہو سکتے ہیں لیکن نبی ﷺ کا فرمان غلط نہیں ہو سکتا کیونکہ اُن کا کلام کلام الٰہی ہے۔

مسلمانوں پر شرک کا فتویٰ لگانے والا خود ہی مشرک ہوگا

عن حُذَیفةَ بنِ الیمانِ رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ:

((إِنَّ مِمَّا اَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ قَرَأَ القرآنَ حَتّٰى إِذَا رُؤِيَتْ بَهْجَتُهُ عَلَيْهِ وَكَانَ رِدَاءُهُ الإسلامَ اعْتَرَاهُ إِلَى مَاشَاءَ اللهُ انْسَلَخَ مِنْهُ وَنَبَذَهُ

وَرَاءَ ظَهْرِهِ وَسَعَى عَلَى جَارِهِ بِالسَّيْفِ وَرَمَاهُ بِالشِّرْكِ)) قَالَ: قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ أَيُّهُمَا أَوْلَى بِالشِّرْكِ الْمَرْمِيُّ أَوِ الرَّامِيْ ؟ قَالَ((بَلِ الرَّامِيْ)).

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیشک مجھے تم پر ایک ایسے شخص کا خوف ہے جو اتنا قرآن پڑھے گا کہ اس کے چہرے پر قرآن کی رونق بھی نظر آنے لگے گی اُس کا اوڑھنا بچھونا بھی اسلام بن جائے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا اس کو یہ حالت لاحق رہے گی پھر اس سے یہ حالت چھن جائے گی اور وہ شخص قرآن حکیم اور اسلام کو پسِ پُشت ڈال کر اپنے پڑوسیوں پر شرک کا فتویٰ صادر کر کے اُن سے جنگ کرے گا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ اِن دونوں میں سے شرک کا حق دار کون ہوگا جن پر شرک کا فتویٰ لگے گا وہ، یا شرک کا فتویٰ صادر کرنے والا نبی کریم ﷺ نے فرمایا بلکہ شرک کا فتویٰ صادر کرنے والا ہی شرک کا حق دار ہوگا۔

مسند ابو یعلیٰ امام احمد بن حنبل اور یحیٰ بن معین نے اس کی توثیق کی ہے۔ تفسیر ابن کثیر سورۃ الاعراف آیت (۱۷۵) ج ۲ ص ۲۷۵

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا چشمہ علم وحکمت پہ لاکھوں سلام

ایک شبہ اور اس کا جواب

بخاری شریف کی حدیث میں آتا ہے جب بچیوں نے حضور ﷺ کے سامنے یہ اشعار پڑھے کہ ہم وہ نبی ہیں جنہیں آئندہ کا حال معلوم ہے اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: اسے رہنے دو اور جو پہلے کہہ رہی تھی وہی کہے جاؤ۔

جواب

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

شیخ اسماعیل دہلوی اس حدیث کو اشراک فی العلم کی فصل میں لایا اس سے وہ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ

نبی کریم ﷺ کی طرف آئندہ جاننے کی اسناد مطلقاً شرک ہے اگرچہ بعطائے الٰہی جانے مگر جب حدیث میں حکمِ شرک کی اصلاً بو نہ پائی تو خود ہی اپنے دعوے شرک سے تنزل پر آیا اور صرف اتنا لکھنے پر بس کی: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی جناب میں یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی باتیں جانتے

ہیں پیغمبر خدا نے اس قسم کا شعر اپنی تعریف کا انصار کی چھوکریوں کو گانے بھی نہ دیا چہ جائیکہ غافل مرد اُس کو کہے یا سن کر پسند کرے۔

اعلی حضرت فرماتے ہیں: اسماعیل دہلوی سے صرف اتنا پوچھیے کہ بالفرض اگر حدیث سے ثابت ہے تو صرف ممانعت کہ انبیاء کی جناب میں ایسا عقیدہ نہ رکھے وہ شرک کا جبروتی حکم جس کے لئے اس فصل اور ساری کتاب کی وضع ہے کہاں سے

نکلا کیا اسی کو اتمامِ تقریب کہتے ہیں اور یہ اس کا قدیم داب ہے کہ دعوے کے وقت آسمان سے بھی اونچا اُڑتا ہے اور دلیل لاتے وقت تحت الثریٰ میں جا چھپے گا اور پیچھا کرو تو وہاں سے بھی فرار ہو جائے گا۔

کیا شرک کوئی ایسی ہلکی چیز ہے کہ اللہ کا رسول اور رسولوں کا سردار ﷺ اپنی مجلس میں اپنے حضور اپنی امت کو شرک بکتے کفر بولتے سنے اور یونہی سہل دو حرفوں میں گزار دے کہ اسے رہنے دو وہی پہلی بات کہی جاؤ۔ کیوں نہیں فرماتے کہ اری تم کفر بک رہی ہواری تقویۃ الایمان کے حکم سے تم مشرکہ ہو گئیں تمہارا دین جاتا رہا تم مرتد ہوئیں از سرِ نو ایمان لاؤ کلمہ پڑھو نکاح ہو گیا ہے تو تجدید نکاح کرو غرض ایک حرف بھی ایسا نہ فرمایا جس سے شرک ہونا ثابت ہو کہنے والیوں اپنا حال اور اہل اور اہلِ مجلس کو اس لفظ کا حکم معلوم ہو حالانکہ وقتِ حاجت بیانِ حکم فرض ہے اور تاخیر اصلاً روا نہیں تو خود اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ نبی ﷺ کی طرف اطلاع علی الغیب کی نسبت ہرگز شرک نہیں۔

منع لفظ بطلانِ معنی ہی میں منحصر نہیں بلکہ اس کے لئے وجوہ ہیں اور عقل و نقل کا قاعدہ مسلمہ ہے اِذَا جَاءَ الاحتمال بطل الاستدلال جب احتمال آجائے تو استدلال باطل ہو جاتا ہے ممکن کہ لہو ولعب کے وقت اپنی نعت اور وہ بھی زنانے گانے اور وہ بھی دف بجانے میں پسند نہ فرمائی لہذا ارشاد ہوا اسے رہنے دو ارشاد الساری، لمعات اور مرقات وغیرہ میں اس بات کی تصریح ہے۔

یہ بھی احتمال ہے کہ مجلس عورتوں کنیزوں کی کم فہم لوگوں کی تھی اُن میں منع فرمایا کہ توہم ذاتیت کا سد باب ہو۔

اب اس سے پوچھو کہ کیوں صاحب وہاں تو حضور ﷺ نے غضب فرمایا نہ حکم شرک لگایا مگر انصار کی

چھوکریوں کو اتنا ارشاد ہوا کہ اسے رہنے دو یہاں جو مرد عاقل یہ صحابی فاضل نعت حضور میں اُس سے بھی زیادہ عظیم بات عرض کر رہے ہیں اور حدیث فرماتی ہے کہ حضور منع نہیں فرماتے بلکہ انعام و اکرام بخشتے ہیں یہ شرکِ وہابیت پر کیسی آفت ہے اب یاد کرو وہ اپنی اوندھی مت الٹی کھوپڑی ,, وہ جائیکہ غافل مرد اُس کو کہے یا سن کر پسند کرے ،، کچھ یہ بھی سوچا کہ کہنے والے کون تھے اور سنکر پسند کرنے والے کون ؟ (الامن والعلی ص:۱۸۲-۱۹۴)

سمجھ میں نکتہء توحید آتو سکتا ہے
تیرے دماغ میں بت خانہ ہوتو کیا کہئے

نعت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

اَمِیْنٌ مُصْطَفٰی بِالْخَیْرِ یَدْعُوْا
کَضَوْءِ الْبَدْرِ زَائِلَةِ الظَّلَامِ

حضرت سیدنا محمد ﷺ امین ہیں اور نیکی کی طرف بلانے والے ہیں آپ ﷺ کی روشنی چودھویں رات کے چاند کی طرح اندھیروں کو دور کرنے والی ہے۔

دلائل النبوۃ ج اص:۲۲۵ جواہر البحار جلدا

نعت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیاں کرتی ہیں کہ میں چرخہ کات رہی تھی اور رسول اللہ ﷺ اپنا جوتا ٹانک رہے تھے آپ ﷺ کی پیشانی مبارک سے پسینہ بہنے لگا اور اس پسینے سے نور پھوٹنے لگا تو میں حیران ہوگئی آپ ﷺ نے فرمایا کس بات پر حیران ہوگئی ہو قُلْتُ جَعَلَ جَبِیْنُكَ یَعْرُقُ وَجَعَلَ عَرَقُهُ یَتَوَلَّدُ نُوْرًا میں نے کہا آپ کی پیشانی پر پسینہ آیا اور پسینے سے نور پھوٹ نکلا اگر ابو کبیر ہذلی آپ ﷺ کو دیکھتا تو اُسے معلوم ہو جاتا کہ اُس کے ان اشعار کے حق دار آپ ہیں:-

وَإِذَا نَظَرْتَ إِلَى أَسَرَّةِ وَجْهِهٖ

بَرِقَتْ بُرُوْقُ الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ

اور جب تو اُس کے چہرے کی خوبیاں دیکھے تو ایسی روشن اور ظاہر معلوم ہوں گی جیسے ابر میں بجلی معلوم ہوتی ہے۔

(یہ اشعار سُن کر) رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ میں جو کچھ تھا رکھ دیا اور میری پیشانی پر بوسہ دے کر فرمایا:

جَزَاكِ اللهُ يَا عَاشَةُ خيرًا فَمَا اَذْكُرُ اَنِّى سُرِرْتُ كَسُرُوْرِىْ بِكَلَامِكِ.

اے عائشہ اللہ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے مجھے یاد نہیں کہ میں کبھی اتنا خوش ہوا ہوں جتنا میں تمہارے کلام سے ہوا ہوں

خصائص کبریٰ جلد ا ص: ۱۱۵ باب لآ یۃ فی عرقہ ﷺ، خطیب اور ابن عساکر نے امام بخاری کی سند سے روایت کی ہے اور حدیث کو حسن قرار دیا

ایسی خوشبو نہیں کسی بھی پھول میں

جیسی خوشبو میرے آقا کے پسینے میں ہے

واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ

مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ کہ حضور علیہ ﷺ بے مثل ہیں

مَتٰى يَبْدُ فِى الدَّاجِى الْبَهِيْمِ جَبِيْنُهُ

يَلُحْ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجَى الْمُتَوَقِّدِ

اندھیری رات میں اُن کی پیشانی نظر آتی ہے تو اس طرح چمکتی ہے جیسے روشن چراغ۔

فَمَنْ كَانَ اَوْ مَنْ قَدْ يَكُوْنُ كَاَحْمَدٍ

نِظَامٌ لِّحَقٍّ اَوْ نَكَالٌ لِّمُلْحِدٍ

احمد مجتبیٰ جیسا کون تھا اور کون ہو گا حق کا نظام قائم کرنے والا اور ملحدوں کو سراپا عبرت بنا دینے والا۔

زرقانی علی المواہب جلد ۴ ص ۲۲۵

نعت حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کی نعت پڑھنا چاہتا ہوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا پڑھو اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو سلامت رکھے

وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَّ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ

وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ

یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ جب پیدا ہوئے تو زمین چمک اٹھی اور آفاقِ سماوی آپ کے نور سے روشن ہو گئے۔

فَنَحْنُ فِی ذٰلِكَ الضِّيَاءِ وَفِی النُّوْرِ

وَسُبُلَ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

تو اب ہم لوگ اُسی روشنی اور اُسی نور میں ہیں اور ہدایت و استقامت کی راہیں طے کر رہے ہیں۔

(کتاب الوفا ص:۲۸، مختصر سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم از شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب ص:۹)

حضرت نابغہ جعدی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں فریاد

ہیثم بن عدی نے ذکر کیا ہے کہ بنو عامر (قبیلہ نابغہ جعدی) بصرہ میں کھیتوں میں جانور چرایا کرتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو ان کے طلب کرنے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے ابو موسیٰ کو دیکھتے ہی یوں آواز دی یا آلِ عامر! یہ سن کر نابغہ جعدی بھی اپنی قوم کے ساتھ آئے۔ حضرت ابو موسیٰ نے اس سے پوچھا کہ تم کس واسطے نکلے ہو؟ نابغہ نے جواب دیا: میں نے اپنی قوم کی پکار سنی تھی۔ حضرت ابو موسیٰ نے انہیں تازیانے لگائے۔ حضرت نابغہ نے اس بارے میں یہ اشعار کہے ہیں:

فَـــاِنْ تكُ لِابْـــنِ عَـــفَّـــانٍ اَمِيْـــنَـــا

فَـــلَـــمْ يَبْـــعَـــثْ بِكَ الْبَـــرَّ الاميـــنَـــا

اگر تو ابن عفان کا امین ہے تو انہوں نے تجھے احسان کرنے والا امین بنا کر نہیں بھیجا۔

فَيَـــا قَبْـــرَ الـــنبـــيِّ وَصَـــاحِبَيْـــهِ

ألا يَـــاغَـــوْثَـــنَـــا لَـــوْ تَسْـــمَـــعُـــوْنَـــا

اے نبی اور ان کے دو صاحبوں کی قبر! اے ہمارے فریادرس! کاش آپ ہماری فریاد سن لیں!

(استیعاب علی الاصابہ جلد۳ ص:۵۵۷)

نعت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رَزَانَـــا رَسُـــوْلُ الـــلّـــهِ فِيْـــنَـــا فَـــلَـــنْ نَـــرٰى

بِـــذَاكَ عَـــدِيْلًا مَـــا حَيِـــيْـــنَـــا مِـــنَ الـــرَّوٰى

رسول اللہ ﷺ کی موت کی مصیبت ہم پر نازل ہوئی جب تک ہم خود جی رہے ہیں ان جیسا ہرگز نہ دیکھیں گے۔

وَكَـــانَ لَـــنَـــا كَـــالْـــحِـــصْـــنِ مِـــنْ دُوْنِ اَهْـــلِـــهٖ

لَـــهُ مَـــعْـــقِـــلٌ حِـــرْزٌ حَـــرِيْـــزٌ مِـــنَ الـــرَّوٰى

رسول اللہ ﷺ ہمارے لئے ایک مضبوط قلعہ تھے کہ ہر دشمن سے پناہ اور حفاظت حاصل ہوتی تھی۔

وَكُـــنَّـــا بِـــمَـــرْاٰهُ نَـــرَى الـــنُّـــوْرَ وَالْـــهُـــدٰى

صَـــبَـــاحًـــا مَـــسَـــاءً رَاحَ فِيْـــنَـــا اَوِاغْـــتَـــدٰى

اور جب ہم ان کو دیکھتے تو سراپا نور وہدایت دیکھتے صبح بھی اور شام بھی جب وہ ہم میں چلتے پھرتے یا صبح کو گھر سے نکلتے۔

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نعت

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَۃَ اَحْمَدَ

اَلَّا یَشُمَّ مُدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

جس نے ایک مرتبہ بھی خاک پائے احمد مجتبیٰ سونگھ لی تعجب کیا ہے اگر وہ ساری عمر کوئی اور خوشبو نہ سونگھے۔

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّہَا

صُبَّتْ عَلَی الْأَیَّامِ عُدْنَ لَیَالِیَا

(حضور ﷺ کی جدائی میں) وہ مصیبتیں مجھ پر ٹوٹی ہیں یہ مصیبتیں دنوں پر ٹوٹتیں تو دن راتوں میں تبدیل ہو جاتے۔

حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعت

حضور ﷺ نے اپنے نعت خوان کو چادر عطا فرمادی

حضرت کعب نے عرض کیا:-

فَقَدْ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ مُعْتَذِرًا

وَالْعَفْوُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ مَقْبُوْلُ

میں اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں عذر خواہ ہو کر پہنچا اور معافی اور درگذر تو اللہ کے رسول کے نزدیک پسندیدہ ہے۔

لَقَدْ اَقُوْمُ مَقَامًا لَوْ يَقُوْمُ بِهٖ

اَرٰى وَاَسْمَعُ مَا لَوْ يَسْمَعُ الْفِيْلُ

میں اس مقام پر کھڑا تھا کہ اگر وہاں ہاتھی بھی کھڑا ہوتا اور وہ دیکھتا اور سنتا جو میں دیکھ اور سن رہا تھا۔

لَظَلَّ يَرْعَدُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ

مِنَ الرَّسُوْلِ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَنْوِيْلُ

تو یقیناً کانپنے لگتا اگر اللہ کے حکم سے رسول اللہ کی طرف سے جود و سخا اور بخشش و عطا نہ ہوتی۔

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُّسْتَضَاءُ بِهٖ

مُهَنَّدٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ مَسْلُوْلُ

بیشک رسول اللہ ﷺ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک کھنچی ہوئی تلوار ہیں۔

ابوبکر بن الانباری کی روایت میں ہے کہ جب حضرت کعب بن زہیر اس شعر پر پہنچے تو نبی کریم ﷺ نے اپنی چادر مبارک جو آپ پر تھی ان کو عطا فرمادی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس چادر کو دس ہزار میں خریدنا چاہا تو انہوں نے انکار کردیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو کسی پر ترجیح نہیں دیتا پھر جب حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُن کے ورثاء میں اس چادر کو بیس ہزار میں درہم میں خریدلیا۔

المفاہیم از فضیلۃ الشیخ سید علوی مالکی محدث مکی عربی ص: ۲۱۰ مترجم ۲۲۸، (اصابہ از ابن حجر جلد ۳ ص: ۲۷۹)

نعت حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عبداللہ بن رواحہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں یارسول اللہ ﷺ آپ نے جو

غیب کی خبریں دی وہ پوری ہو کر رہیں گی۔

وَفِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ یَتْلُوْا کِتَابَہُ
اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِّنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ

ہم میں اللہ کے رسول ہیں جو اُس کی کتاب پڑھتے ہیں جب کہ روشن فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

اَرَانَا الْھُدٰی بَعْدَ الْعَمٰی فَقُلُوْبُنَا
بِہٖ مُوْقِنَاتٌ اَنَّ مَاقَالَ وَاقِعُ

ہمیں جہالت کے بعد راہِ ہدایت دکھائی اور ہمارے دل یقین رکھتے ہیں کہ انہوں نے جو فرمایا ہے وہ واقع ہوگا۔

بخاری حدیث ۱۱۵۵ کتاب التہجد باب فضل من تعار من اللیل

اس حدیث کے تحت علامہ قسطلانی لکھتے ہیں:

(فَقُلُوْبُنَا بِہٖ) ﷺ (مُوْقِنَاتٌ اَنَّ مَاقَالَ) من المغیبات (وَاقِعٌ)

ہمارے دل اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آپ نے جو غیب کی خبریں دی وہ پوری ہو کر رہیں گی۔ (ارشادالساری)

حضرت عبداللہ بن رواحہ اور میلاد النبی ﷺ

رُوْحِیْ الْفِدَاءُ لِمَنْ اَخْلَاقُہُ
شَہِدَتْ بِاَنَّہُ خَیْرُ مَوْلُوْدٍ مِّنَ الْبَشَرِ

میری جان ان پر فدا جن کے اخلاق شاہد ہیں کہ اُن کا میلاد پاک تمام بنی نوع انسان سے افضل ترین ہے۔

عَمَّتْ فَضَائِلُہُ کُلَّ الْعِبَادِ کَمَا
عَمَّ الْبَرِیَّۃَ ضَوْءُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

اُن کے فضائل بلا امتیاز سب بندوں کے لئے عام ہیں جس طرح سورج اور چاند کی روشنی تمام مخلوق کے لئے عام ہے۔

لَوْلَمْ يَكُنْ فِيْهِ آيَاتٌ مُّبِيَّنَةٌ

كَانَتْ بَدِيْهَتُهُ عَنِ الْخَبَرِ

اگراُن کی صداقت پر مہر ثبت کرنے والی نشانیاں نہ ہوتیں تو خوداُن کی واضح شخصیت اُن کی صدقت کے لئے کافی تھی۔ (طبقات ابن سعد، الاصابۃ از ابن حجر ج ۲)

حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی نعت

بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ مِنْ غُلَامِ

إِنْ صَحَّ مَا أَبْصَرْتُ فِى الْمَنَامِ

اے بیٹے اللہ بابرکت بنائے جو کچھ میں نے خواب میں دیکھا ہے وہ اگر صحیح ہے۔

فَأَنْتَ مَبْعُوْثٌ إِلَى الأَنَامِ

مِنْ عِنْدَ ذِى الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ

تو پھر توں جن وانس کی طرف مبعوث ہونے والا ہے اللہ صاحب اور صاحب اکرام کی طرف سے

تُبْعَثُ فِى الْحِلِّ وَفِى الْحَرَامِ

تُبْعَثُ بِالتَّحْقِيْقِ وَالإِسْلَامِ

اور تو مبعوث ہوگا سرزمین حرم (مکہ مکرمہ) اور حل (کل روئے زمین) کی طرف اور تو مبعوث ہوگا حق وباطل کو ظاہر کرنے کے لئے اور دینِ اسلام کو پھیلانے کے لئے۔

دِیْنِ اَبِیْكَ الْبِرِّ اِبْرَاهَامَ
فَاللّٰهُ أنْهَاكَ عَنِ الأَصْنَامِ

وہ دین جو تیرے باپ ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے جو محسن اور مطیع تھے اللہ تعالیٰ نے تجھے بتوں سے روک دیا ہے۔

خصائص کبری جلد اس: ۱۳۵ اخرج ابونعیم

اہل مدینہ کی نعت خوانی

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّةِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَیْنَا مَادَعَا لِلّٰهِ دَاعِ

ہمارے لئے چودھویں کا چاند طلوع ہوا ثنیات الوادع کی پہاڑیوں سے اس لئے ہم پر اللہ کا شکر کرنا فرض ہوا اس وقت تک جب تک اللہ تعالیٰ کا نام لینے والے باقی رہیں

اَیُّهَا الْمَبْعُوْثُ فِیْنَا جِئْتَ بِالأَمْرِ الْمُطَاعِ
جِئْتَ شَرَّفْتَ الْمَدِیْنَةَ مَرْحَبًا یَا خَیْرَ دَاعِ

اے وہ ذاتِ اقدس جو ہم میں مبعوث ہوئے ہیں آپ ایسے احکام لائے ہیں جن کی پیروی کی جاتی ہے۔ آپ نے تشریف لاکر مدینہ کو شرف بخشا اے سب سے بہتر داعی الی اللہ ہم آپ کو دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہتے ہیں۔

باب دوم

تابعین اور نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

امام زین العابدین بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعت

اِنْ نِلْتَ یَا رِوْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلَی اَرْضِ الْحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَةً فِیْهَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

اے بادِ صبا اگر تیرا گزر سرزمین حرم تک ہو تو میرا اسلام اس روضہ پر پہنچا جس میں نبی محترم تشریف فرما ہیں۔

مَنْ وَّجْهُهُ شَمْسُ الضُّحٰى مَنْ خَدُّهُ بَدْرُ الدُّجٰى
مَنْ ذَاتُهُ نُوْرُ الْهُدٰى مَنْ كَفُّهُ بَحْرُ الْهِمَمْ

وہ جن کا چہرۂ انور مہرِ نیمروز ہے اور جن کے رخسار تاباں ماہِ کامل ہیں جن کی ذات نورِ ہدایت ہے جن کی ہتھیلی سخاوت میں دریا۔

قُرْآنُهُ بُرْهَانُنَا فَسْخًا لِّأَدْيَانٍ مَّضَتْ
إِذْ جَاءَنَا أَحْكَامُهُ كُلُّ الصُّحُفِ صَارَ الْعَدَمْ

اُن کا لایا ہوا قرآن ہمارے لئے واضح دلیل ہے جس نے ماضی کے تمام دینوں کو منسوخ کردیا جب اُس کے احکام ہمارے پاس آئے تو (پچھلے) سارے صحیفے معدوم ہوگئے۔

أَكْبَادُنَا مَجْرُوْحَةٌ مِّنْ سَيْفِ هِجْرِ الْمُصْطَفٰى
طُوْبٰى لِأَهْلِ بَلْدَةٍ فِيْهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَشَمْ

فراقِ مصطفیٰ ﷺ کی تلوار سے ہمارے جگر زخمی ہیں خوش نصیبی اُس شہر کے لوگوں کے لئے ہے جس میں نبی محتشم ہیں۔

يَا لَيْتَنِيْ كَمَنْ يَّتَّبِعْ نَبِيًّا عَالِمًا
يَوْمًا وَّلَيْلًا دَائِمًا وَّارْزُقْ كَذَا لِيْ بِالْكَرَمْ

کاش میں اُس کی طرح ہوتا جو دن رات ہمیشہ نبی کریم ﷺ کی پیروی علم کے ساتھ کرتا ہے (اے خدا) یہی صورت اپنے کرم سے عطا فرما۔

يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ اَنْتَ شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ
اَكْرِمْ لَنَا يَوْمَ الْحَزِيْنَ فَضْلاً وَّجُوْدًا وَّالْكَرَم

اے رحمتِ عالم ﷺ آپ گنہگاروں کے شفیع ہیں ہمیں قیامت کے دن فضل وسخاوت اور کرم سے عزت بخشئے۔

يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ اَدْرِكْ لِزَيْنِ الْعَابِدِيْنَ
مَحْبُوْسِ اَيْدِى الظَّالِمِيْنَ فِى الْمَوْكَبِ وَالْمُزْدَحَمْ

اے رحمتِ عالم ﷺ زین العابدین کو مدد فرمایئے وہ ظالموں کے ہاتھوں میں گرفتار حیرانی و پریشانی میں ہے۔

قصیدۃ نعمان

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تابعین میں سے ہیں امام جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں امام صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے سات صحابہ کرام سے ملاقات کی ہے اور اُن سے روایات لی ہیں
(۱) انس بن مالک رضی اللہ عنہ (۲) عبداللہ بن جزء الزبیدی رضی اللہ عنہ (۳) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ (۴) معقل بن یسار رضی اللہ عنہ (۵) واثلۃ بن الأسقع رضی اللہ عنہ (۶) عائشۃ بنت عجرد رضی اللہ عنہا ایک دوسری روایت میں عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی ہے۔
(تبییض الصحیفہ ص:۲۳)

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں

(۱)

يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُكَ قَاصِدًا

أَرْجُوْ رِضَاكَ وَاحْتَمِیْ بِحِمَاكَ

اے سرداروں کے سردار ﷺ میں آپ کی خدمت عالیہ میں آپ ہی کا قصد کر کے حاضر ہوں۔ حضور کی خوشنودی اور رضامندی کا امیدوار اور آپ کی پناہ کا طلب گار ہوں۔

(۲)

وَاللّٰهِ يَاخَيْرَ الْخَلَائِقِ إِنَّ لِیْ

قَلْباً مَشُوْقاً لَايَرُوْمُ سِوَاكَ

اللہ کی قسم اے بہترین خلائق ﷺ میرے پہلو میں ایسا دل ہے جو آپ ہی کی محبت سے لبریز ہے اور آپ کی ذاتِ اقدس کے سوا کسی کا طلبگار نہیں۔

(۳)

وَبِحَقِّ جَاهِكَ إِنَّنِی بِكَ مُغْرَمٌ وَاللهِ يَعْلَمُ إِنَّنِی أَهْوَاكَ

آپ کی بزرگی اور بلند مرتبہ کی قسم میں آپ کا فریفتہ ہوں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں آپ کا شیدائی ہوں۔

(۴)

أَنْتَ الَّذِی لَوْلَاكَ مَا خُلِقَ امْرُءٌ

كَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرٰی لَوْلَاكَ

آپ وہ ہیں کہ اگر آپ کی ذاتِ اقدس نہ ہوتی تو کوئی شخص پیدا نہ کیا جاتا بلکہ اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو جملہ کائنات ہی پیدا نہ ہوتی (یعنی آپ مقصودِ کائنات ہیں)

(۵)

أَنْتَ الَّذِی مِنْ نُوْرِكَ الْبَدْرُ اكْتَسٰی

وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُوْرِ بَهَاكَ

آپ وہ ہیں کہ چودھویں رات کے چاند نے روشنی کا لباس آپ کے نور سے پہنا اور سورج بھی آپ

ﷺ کے نورِ حُسن سے روشن ہے۔

(۶)

أَنْتَ الَّذِی لَمَّا تَوَسَّلَ آدَمُ

مِنْ زَلَّةٍ فَازَ وَهُوَ أَبَاكَ

آپ وہ ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی لغزش کے بارے میں آپ کو وسیلہ ٹھہرایا تو کامیاب ہوئے حالانکہ وہ آپ کے جد بزرگوار ہیں۔

(۷)

وَبِكَ الْخَلِيْلُ دَعَا فَعَادَتْ نَارُهُ

بَرْداً وَقَدْ خَمَدَتْ بِنُوْرِ سَنَاكَ

اور آپ ہی کے وسیلے سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تو اُن کی آگ سرد ہوگئی اور آپ ﷺ کے جمال کے نور سے بجھ گئی۔

(۸)

وَدَعَاكَ أَيُّوْبٌ لِضُرٍّ مَّسَّهُ فَأُزِيْلَ عَنْهُ الضُّرُ حِيْنَ دَعَاكَ

اور حضرت ایوب علیہ السلام نے اس مصیبت میں اور سختی میں آپ کو پکارا جو انہیں پہنچی تھی (یعنی آپ کے وسیلے سے دعا کی) پس جس وقت انہوں نے آپ ﷺ کو یاد کیا تو اُن کی مصیبت جاتی رہی۔

(۹)

وَبِكَ الْمَسِيْحُ أَتٰى بَشِيْراً مُّخْبِراً بِصِفَاتِ حُسْنِكَ مَادِحاً لِعُلَاكَ

اور یہ آپ ہی کی ذات بابرکات ہے جن کے متعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آکر خوشخبری دی ۔حضور کے حسن و جمال کے اوصاف بیان کئے اور آپ ﷺ کے علوشان و مرتبہ کی مدح سرائی کی۔

(۱۰)

وَكَذَالِكَ مُوْسٰی لَمْ يَزَلْ مُتَوَسِّلاً

بِكَ فِــي الْــقِيَــامَةِ يَــحْتَــمِــيْ بِــحِــمَــاكَ

اوراسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہمیشہ دنیا میں آپ کا وسیلہ اختیار کیا اور قیامت میں بھی آپ ﷺ کے ظلِ حمایت میں پناہ لیں گے۔

(۱۱)

وَالأنْبِيَاءُ وَكُلُّ خَلْقٍ فِي الْوَرٰى　　وَالرُّسُلُ وَالأمْلاكُ تَحْتَ لِوَاكَ

جملہ انبیاء ورسل اور ساری مخلوق، فرشتے اور سلاطین (قیامت کے دن) آپ ﷺ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔

(۱۲)

لَكَ مُعْجِزَاتٌ أعْجَزَتْ كُلَّ الْوَرٰى　　وَفَضَائِلٌ جَلَّتْ فَلَيْسَ تُحَاكَ

آپ ﷺ کے ایسے معجزات ہیں جنھوں نے تمام مخلوق کو عاجز کر دیا اور ایسے فضائل جلیلہ ہیں جو بیان نہیں ہو سکتے۔

(۱۳)

نَطَقَ الذِّرَاعُ بِسَمِّهِ لَكَ مُعْلِناً　　وَالضَّبُّ قَدْ لَبَّاكَ حِيْنَ أتَاكَ

بکری کے شانہ نے علی الاعلان کہہ دیا کہ میں زہر آلود ہوں۔ اور گوہ جب حاضر ہوئی تو اُس نے لبیک کہی (اور آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی دی)۔

(۱۴)

وَالذِّئْبُ جَاءَكَ وَالْغَزَالَةُ قَدْ أتَتْ　　بِكَ تَسْتَجِيْرُ وَتَحْتَمِي بِحِمَاكَ

بھیڑیا، نیز ہرنی آپ ﷺ کی حمایت کے طالب اور آپ سے پناہ کے خواستگار ہو کر حاضر خدمت ہوئے۔

(۱۵)

وَكَــذَا الْــوُحُــوْشُ أتَــتْ إلَيْكَ وَسَــلَّــمَــتْ

وَشَكَا الْبَعِيْرُ إِلَيْكَ حِيْنَ رَاكْ

اوراسی طرح وحشی جانور بھی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا اور اونٹ نے جب آپ کو دیکھا تو آپ کے پاس شکایت کی۔

(١٦)

وَدَعَوْتَ أَشْجَاراً أَتَتْكَ مُطِيْعَةً   وَسَعَتْ إِلَيْكَ مُجِيْبَةً لِنِدَاكْ

آپ ﷺ نے درختوں کو بلایا وہ سب کے سب فرمانبردار ہو کر حاضر خدمت ہوئے اور آپ کی آواز مبارک کا جواب دینے کے لئے آپ کی طرف دوڑتے ہوئے آئے۔

(١٧)

وَالْمَاءُ فَاضَ بِرَاحَتَيْكَ وَسَبَّحَتْ

صُمُّ الْحَصٰى بِالْفَضْلِ فِى يُمْنَاكْ

اور پانی جاری ہوا آپ ﷺ کی (مبارک) ہتھیلیوں (یعنی انگلیوں) سے اور سخت کنکریوں نے آپ کے داہنے دست مبارک میں تسبیح کہی۔

(١٨)

وَعَلَيْكَ ظَلَّتِ الْغَمَامَةُ فِى الْوَرٰى   وَالْجِذْعُ حَنَّ إِلٰى كَرِيْمِ لِقَاكْ

اور دنیا میں بادل نے صرف آپ ﷺ ہی پر سایہ کیا۔ اور کھجور کا تنا (ستون حنانہ) آپ ﷺ کی مقدس ملاقات کے لئے زاروقطار رونے لگا۔

(١٩)

وَكَذَاكَ لَا أَثَرٌ لِمَشْيِكَ فِى الثَّرٰى   وَالصَّخْرُ قَدْ غَاصَتْ بِهِ قَدَمَاكْ

اور اسی طرح آپ ﷺ کے چلنے کا نشان زمین پر نہ ہوتا تھا اور بسا اوقات آپ ﷺ کے قدم مبارک پتھر میں اُتر گئے۔

(٢٠)

وَشفَيْتَ ذَا الْعَاهَاتِ مِنْ أمْرَاضِهٖ وَملأتَ كُلَّ الأرْضِ مِنْ جدْوَاكَ

اور آپ ﷺ نے تمام مریضوں کو بیماریوں سے شفاعطا فرمائی۔ اور اپنی جود وسخا سے تمام روئے زمین کو بھر دیا۔

(۲۱)

وَرَدَدْتَّ عَيْنَ قَتَادَةٍ بَعْدَ الْعِمٰى وَابْنَ الْحُصَيْنِ شَفَيْتَهُ بِشِفَاكَ

اور آپ ﷺ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ نابینا ہونے کے بعد پھیر دی (درست کردی) اور ابن حصین رضی اللہ عنہ کو اپنے فضل وکرم سے بیماری سے شفا بخشی۔

(۲۲)

وَكَذَا خُبَيْباً وَابْنَ عَفْرَا بَعْدَ مَا جُرِحَا شَفَيْتَهُمَا بِلَمْسِ يَدَاكَ

اور اسی طرح جب حضرت خبیب اور ابن عفرا رضی اللہ عنہما زخمی ہو گئے۔ تو آپ نے اپنے دونوں (مبارک) ہاتھوں سے مس فرما کر ان کو اچھا کر دیا۔

(۲۳)

وَعَلِياًنِ الْمُرْمَدَّ إذْ دَاوَيْتَهُ فِي خَيْبَرٍ فَشَفٰى بِطِيْبِ لَمَاكَ

خیبر کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ جو آشوبِ چشم کے مرض میں مبتلا تھے۔ جب آپ ﷺ نے اپنی گندم گوں لب کی خوشبو سے ان کا علاج فرمایا تو وہ شفایاب ہو گئے۔

(۲۴)

وَسَألْتَ رَبَّكَ فِي ابْنِ جَابِرِنِ الَّذِى قَدْ مَاتَ أحْيَاهُ وَقَدْ أرْضَاكَ

آپ ﷺ نے حضرت جابر کے لڑکوں کے حق میں اپنے پروردگار کی جناب میں دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو موت کے بعد زندہ کر کے آپ کو راضی کر دیا۔

(۲۵)

شَاةٌ مَسَسْتَ لِاُمِّ مَعْبَدِنِ الَّتِیْ نَشَفَتْ فَدَرَّتْ مِنْ شِفَا رُقْیَاكَ

اُمِّ معبد کی بکری جس کا دودھ خشک ہو چکا تھا آپ نے اپنے دستِ مبارک سے اس کو مس کیا (چھوا) تو وہ آپ ﷺ کی دعا کی برکت سے دودھاری (دودھ والی) ہو گئی۔

(۲۶)

وَدَعَوْتَ عَامَ الْقَحْطِ رَبَّكَ مُعْلِناً فَانْهَلَّ قَطْرُ السُّحْبِ حِیْنَ دَعَاكَ

اور قحط کے برس آپ نے اعلانیہ اپنے رب سے دعا کی۔ پس آپ ﷺ کا دعا کرنا ہی تھا کہ مینہ برسنے لگا۔

(۲۷)

وَخَفَضْتَ دِیْنَ الْکُفْرِ یَا عَلَمَ الْهُدٰی وَرَفَعْتَ دِیْنَكَ فَاسْتَقَامَ هُدَاكَ

اے وہ ذات پاک جو ہدایت کا نشان ہے۔ آپ ﷺ نے ملتِ کفر کو پست کیا اور اپنے دین کو بلند کیا۔ پس آپ کی ہدایت مضبوط ہو گئی۔

(۲۸)

أَعْدَاكَ عَادُوْا فِی الْقَلِیْبِ بِجَهْلِهِمْ صَرْعٰی وَقَدْ حُرِمُوا الرِّضٰی بِجَفَاكَ

آپ کے دشمن اپنی نادانی کے باعث بچھڑ کر پرانے کنوئیں میں رہ گئے اور حضور ﷺ پر زیادتیاں اور جور و جفا کرنے کی وجہ سے آپ کی رحمت اور اللہ کی خوشنودی سے محروم رہ گئے۔ (جنگ بدر کے اُن مقتولین (کفار) کی طرف اشارہ ہے جنہیں گڑھے میں ڈال دیا گیا تھا)

(۲۹)

هُوْدٌ وَّیُوْنُسُ مِنْ بَهَاكَ تَجَمَّلَا وَجَمَالُ یُوْسُفَ مِنْ ضِیَاءِ سَنَاكَ

اور حضرت ہود اور یونس علیہما السلام نے بھی آپ ہی کے حسن سے زینت پائی۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن و جمال بھی آپ ﷺ ہی کے آفتابِ حُسن کی ضیا ہے۔

(۳۰)

فَقَدْ فُقْتَ یَا طٰہٗ جَمِیْعَ الْأَنْبِیَاءِ

طُرًّا فَسُبْحَانَ الَّذِیْ أَسْرَاكْ

یا طٰہٰ صلی اللہ علیہ وسلم! بلاشبہ آپ کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر فوقیت حاصل ہے۔ پاک ہے وہ جس نے آپ کو شبِ معراج عالم بالا کی سیر کرائی۔

(۳۱)

وَاللّٰہِ یَا یٰسِیْنُ مِثْلُكَ لَمْ یَكُنْ

فِی الْعَالَمِیْنَ وَحَقِّ مَنْ أَنْبَاكْ

خدا کی قسم، اے یاسین (اے سردار) صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی مثل تمام مخلوق میں کوئی نہیں۔ اور میں اُس ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس نے آپ کو بلندی عطا فرمائی۔

(۳۲)

عَنْ وَّصْفِكَ الشُّعَرَاءُ یَا مُدَّثِّرُ عَجَزُوْا وَ كَلُّوْ مِنْ صِفَاتِ عُلَاكْ

اے پیارے مُدَّثِّر (جھرمٹ مارنے والے) تمام شعراء آپ کے اوصاف جمیلہ بیان کرنے سے عاجز رہ گئے۔ آپ کے اوصاف عالیہ کے سامنے زبانیں بند ہو جاتی ہیں۔

(۳۳)

إِنْجِیْلُ عِیْسٰی قَدْ أَتٰی بِكَ مُخْبِرًا

وَلَنَا الْكِتَابُ أَتٰی بِمَدْحِ حُلَاكْ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل اتری تو آپ کی خبر دیتی ہوئی آئی اور یہ قرآن بھی آپ کے حُلیہ مبارک کی مدح میں آیا ہے۔ (یعنی سارا قرآن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت ہے)۔

(۳۴)

مَاذَا یَقُوْلُ الْمَادِحُوْنَ وَمَا عَسٰی

أَنْ يَّجْمَعَ الْكُتَّابُ مِنْ مَّعْنَاكْ

آپ کے مداح آپ کی تعریف میں کیا کہہ سکتے ہیں کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ لکھنے والے آپ کی سیرت وصورت معنوی اور اوصاف حمیدہ سے کچھ تحریر میں لاسکیں۔

(۳۵)

وَاللهِ لَوْ أَنَّ الْبِحَارَ مِدَادُهُمْ
وَالشُّعْبُ أَقْلَامٌ جُعِلْنَ لِذَاكْ

(۳۶)

لَمْ يَقْدِرِ الثَّقَلانِ يَجْمَعُ نَزْرَهُ
أَبَداً وَّمَا اسْتَطَاعُوْا لَهُ إِدْرَاكْ

اللہ تعالی کی قسم! اگر تمام سمندر روشنائی بنادیئے جائیں اور تمام روئے زمین کے درخت قلم بنادیئے جائیں۔

اور تمام گروہ جن وانس مل کر ایڑی چوٹی کا زور لگائیں۔ بایں ہمہ آپ کے مکارم واوصافِ جمیلہ سے ایک ذرہ بھر بھی نہ لکھ سکیں۔ لکھنا تو در کنار اس کا ادراک بھی نہ کرسکیں۔

(۳۷)

يَا مَالِكِيْ كُنْ شَافِعِيْ فِيْ فَاقَتِيْ
إِنِّيْ فَقِيْرٌ فِي الْوَرٰى لِغِنَاكْ

اے میرے مالک ومولا بحالتِ فقر میرے شفیع ہوجائیے کیونکہ ساری مخلوق میں آپ کی غنا کا سب سے زیادہ محتاج میں ہی ہوں۔

(۳۸)

يَا أَكْرَمَ الثَّقَلَيْنِ يَا كَنْزَ الْوَرٰى
جُدْ لِيْ بِجُوْدِكَ وَارْضِنِيْ بِرِضَاكْ

اے تمام موجودات سے بزرگ ترین اے خزانۂ مخلوقات مجھے اپنی بخشش وعطا سے نوازیئے اور اپنی رضامندی سے راضی کیجئے۔

(۳۹)

أَنَـــا طَـــامِـــعٌ بِـــالْـــجُـــوْدِ مِـــنْـــكَ وَلَـــمْ يَـــكُـــنْ

لأَبِـــي حَـــنِـــيْـــفَـــةَ فِـــي الأَنَـــامِ سِـــوَاكَ

میں آپ ﷺ کے جود و کرم کا دل سے طلب گار ہوں کہ اس جہان میں ابو حنیفہ کے لئے آپ کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔

(۴۰)

فَعَسَاكَ تَشْفَعُ فِيْهِ عِنْدَ حِسَابِهِ فَلَقَدْ غَدَا مُتَمَسِّكاً بِعُرَاكَ

امید ہے کہ اس کے حساب و کتاب کے وقت آپ اس کی شفاعت فرمائیں گے کیونکہ اُس کے ہاتھوں میں آپ کا دامن ہے۔

(۴۱)

فَـــلَأَنْـــتَ أَكْـــرَمُ شَـــافِـــعٍ وَّمُـــشَـــفَّـــعٍ

وَمَـــنِ الْـــتَـــجَـــى بِـــحِـــمَـــاكَ نَـــالَ رِضَـــاكَ

بلاشبہ آپ (اللہ تعالیٰ کے ہاں) بزرگ ترین شافع اور مقبول الشفاعت ہیں اور جو آپ کی پناہ میں آگیا اُس نے آپ کی خوشنودی کو پالیا۔

(۴۲)

فَـــاجْـــعَـــلْ قِـــرَاكَ شَـــفَـــاعَـــةً لِـــي فِـــي غَـــدٍ

فَـــعَـــسَـــى أُرَىٰ فِـــي الْـــحَـــشْـــرِ تَـــحْـــتَ لِـــوَاكَ

کل روزِ قیامت میرے لئے شفاعت کرنا اپنی مہمانی کیجئے پس قریب ہے کہ حشر میں مجھے آپ کے لواء الحمد کے زیرِ سایہ جگہ عنایت ہوگی۔

(۴۳)

صَلَّى عَلَيْكَ اللهُ يَا عَلَمَ الْهُدٰى مَا حَنَّ مُشْتَاقٌ إِلَى مَثْوَاكَ

اے رحمت وہدایت کے نشان ! اللہ تعالیٰ اس وقت تک آپ پر درود شریف بھیجتا رہے (اپنی رحمتیں نازل فرماتا رہے) جب تک ایک مشتاق بھی آپ کے آستانہ عالیہ کی حاضری کا آرزومند رہے ۔ (یعنی قیامت تک)

(۴۴)

وَعَلٰی اَصْحَابِكَ الْكِرَامِ جَمِيْعِهِمْ وَالتَّابِعِيْنَ وَكُلِّ مَنْ وَّالَاكَ

اور اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو آپ کے تمام صحابہ کرام اور تابعین پر اور ہر اُس شخص پر جو آپ کو دوست رکھے۔

کل شعار (۵۳) ہیں اُن میں سے بعض میں نے نقل کیۓ ہیں

دعوت غور وفکر

خیال رہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ نعت خوانی آج شروع ہوئی زمانہ صحابہ یا تابعین میں اس کا وجود نہ تھا وہ غلط فہمی کا شکار ہیں یا انہوں نے قرآن وحدیث وکتب سیرت کا غور سے مطالعہ نہیں کیا ورنہ وہ ایسا نہ کہتے یہ میں نے چند صحابہ کرام اور تابعین کی نعتیں بطور نمونہ لکھی ہیں ورنہ اگر محنت کی جائے تو کئی کتب تیار کی جاسکتی ہیں۔

حضور ﷺ کی نعت سیرت اور معجزات بیان کرنے کا نام میلاد ہے معلوم ہوا کہ میلاد النبی ﷺ منانا سنت صحابہ وتابعین ہے ان نعتوں میں صحابہ کرام نے اپنے عقائد کا اظہار بھی کیا ہے آج اہل سنت کے جن عقائد پر مناظروں اور بحثوں کا بازار گرم ہے اور جن عقائد اور اعمال کی وجہ اہل سنت کو مشرک اور بدعتی کہا جاتا ہے وہ تمام عقائد صحابہ کرام سے ثابت ہور ہے اگر یہ عقائد شرک وبدعت ہوتے تو صحابہ کرام کبھی نہ کہتے اور حضور ﷺ بھی ان عقائد کوسن خاموش رہتے کیونکہ آپ ﷺ کی بعثت کا مقصد ہی شرک وبدعت سے روکنا اور توحید وسنت کی دعوت دینا ہے۔

جن لوگوں کا دعویٰ ہے کہ ہمارا مذہب قرآن وحدیث ہے اور ہمارے عقائد صحابہ کرام جیسے ہیں اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو ان عقائد کو اپنائیں تا کہ اختلافات فرقہ واریت کا

خاتمہ ہو اور اتحاد و اتفاق کی فضا سازگار ہو

تقدیر امم کیا ہے   کوئی کہہ نہیں سکتا

مؤمن کی فراست ہو تو کافی ہے اشارہ   (اقبال)

یہ کتاب ۴ محرم الحرام ۱۴۲۴ھ بمطابق ۷ مارچ ۲۰۰۳ بروز جمعۃ المبارک اختتام پذیر ہوئی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے وہ اس کو شرف قبولیت بخش کر اپنی رضا سے نواز دے اور میرے گناہوں کی پردہ پوشی فرماتے ہوئے اُن پر قلم پھیر دے اور اس کتاب کو میرے لئے صدقہ جاریہ بنا دے یا الہ العالمین بحق رحمۃ العالمین ﷺ اس کتاب کے مصنف مترجم مصحح، کمپوزر، ناشر، قارئین، محبین اور معاونین کو دنیا اور آخرت کی ہر بلا اور عذاب سے بچا اور دارین کی کامیابیاں اور سعادتیں ان کا مقدر فرما آمین یارب العالمین

صلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین برحمتك یا راحم الراحمین

سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

جب ضو فگن ہوادین ودنیا کا چاند آیا خلوت سے جلوت میں اسرا کا چاند
نکلا جس وقت مسعودِ بطحا کا چاند جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

پڑگئی جس پہ محشر میں بخشا گیا دیکھا جس سمت ابرش کرم چھا گیا
رُخ جدھر ہوگیا زندگی پاگیا جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

رحمتِ حق کی ہونے لگیں بارشیں دین ودنیا کی لٹنے لگیں دولتیں
کھول دیں جس نے اللہ کی حکمتیں وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

دین ودنیا دیئے مال اور زر دیا حور و غلماں دیئے خلدو کوثر دیا
دامنِ مقصدِ زندگی بھر دیا ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کردیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

ڈوبا سورج کسی نے بھی پھیرا نہیں کوئی مثلِ ید اللہ دیکھا نہیں
جس کی طاقت کا کوئی ٹھکانہ نہیں جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

ابرِ جودو عطا کس پہ برسا نہیں ترا لطف وکرم کس پہ دیکھا نہیں
کس جگہ اور کہاں تیرا قبضہ نہیں ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

فرق مطلوب وطالب میں دیکھے کوئی قصہ طور ومعراج سمجھے کوئی
کوئی بیہوش جلووں میں گم ہے کوئی کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

جن کے قدموں پہ سجدہ کریں جانور منہ سے بولیں شجر دیں گواہی حجر
وہ ہیں محبوبِ ربِ مالکِ بحرو بر صاحبِ رجعتِ شمس و شق القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس کے چہرے پہ جلووں کا سہرا رہا نجم وطٰہ کی جھرمٹ میں چھرا رہا
حُسن جس کا ہر اک چھب میں گہرا رہا جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

ہے خدایا کرم بار تیری جناب از طفیلِ جنابِ رسالت مآب
وہ کہ جن کا ہے یٰس طٰہٰ خطاب بے عذاب و عتاب و حساب دکتاب
تاابداہل سنت پہ لاکھوں سلام

مکمل ترجمہ

اُسوۂ رسولؐ اور فقرِ محمدیؐ کا حسین و جمیل مرقع

شمائلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلف

شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

پروفیسر سید ریاض حسین شاہ ایم۔اے

ناشر

نوری کتب خانہ لاہور

اعلیٰ حضرت مجددِ دین و ملت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
اور دیگر شعراء کا بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں نذرانۂ عقیدت

صلِّ علیٰ محمد ﷺ

مجموعۂ نعت ﷺ

ترتیب

پیرزادہ سید محمد عثمان نوری

نوری کتب خانہ ○ لاہور

قرآن وحدیث کی روشنی میں مختلف موضوعات پر بلند پایہ مواعظ حسنہ کا مجموعہ

نظم ونثر کا حسین امتزاج

مواعظ القرآن والحدیث

کامل

مخدوم اہلسنت شیخ طریقت

حضرت الحاج ابوالحسن پیر سید محمد معصوم شاہ گیلانی قادری نوری قدس سرہ

بانی جامع مسجد نوری و نوری کتب خانہ۔ لاہور

ناشر

پیرزادہ سید محمد عثمان نوری

چیئرمین نوری فاؤنڈیشن پاکستان، نوری بلڈنگ بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور

فون: ۶۳۰۵۶۴۱ - ۶۳۶۶۳۸۵

نوری کتب خانہ۔ لاہور

یہی ہے آرزو کہ تعلیم قرآن وحدیث عام ہوجائے ہر ایک پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہو جائے
کلام اللہ سے ہر مسلم کا دل پُرنور ہو جائے یہی ہے مقصد کہ دنیا سے جہالت دور ہو جائے

ایصالِ ثواب

قرآن وسنت کی روشنی میں

تصنیف

ابو ابراہیم محمد نصر اللہ

حسب فرمائش

حاجی ظفر اقبال نقشبندی ولد حاجی لعل خاں صاحب گجرات

نوری کتب خانہ نزد جامع مسجد نوری بالمقابل ریلوے اسٹیشن
دربار مارکیٹ . گنج بخش روڈ لاہور


باذوق قارئین کیلئے
نوری کتابیں
نوری کتابیں اچھی کتابیں
رنگ و روشنی سے علاج
مواعظ القرآن والحدیث
بارہ وعظ
احکام شریعت
بہجۃ الاسرار
موت سے ایصال ثواب تک
تذکرہ مشائخ قادریہ
تبلیغی بیانات
نوری کتب خانہ
نزد جامع مسجد نوری بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور
ملنے کے پتے
نوری بک ڈپو
دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ لاہور